http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۲۹ محرم تا ۶ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۵ تا ۱۱ مئی ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۵۰

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

لاہوری مرزائیوں کے دجل کا انکشاف

غیر مسلم ممالک کے مسلمانوں کی مشکلات کا حل

گوہر شاہی کی کتاب چھاپنے والے پریس پر چھاپہ ۱۶ افراد گرفتار

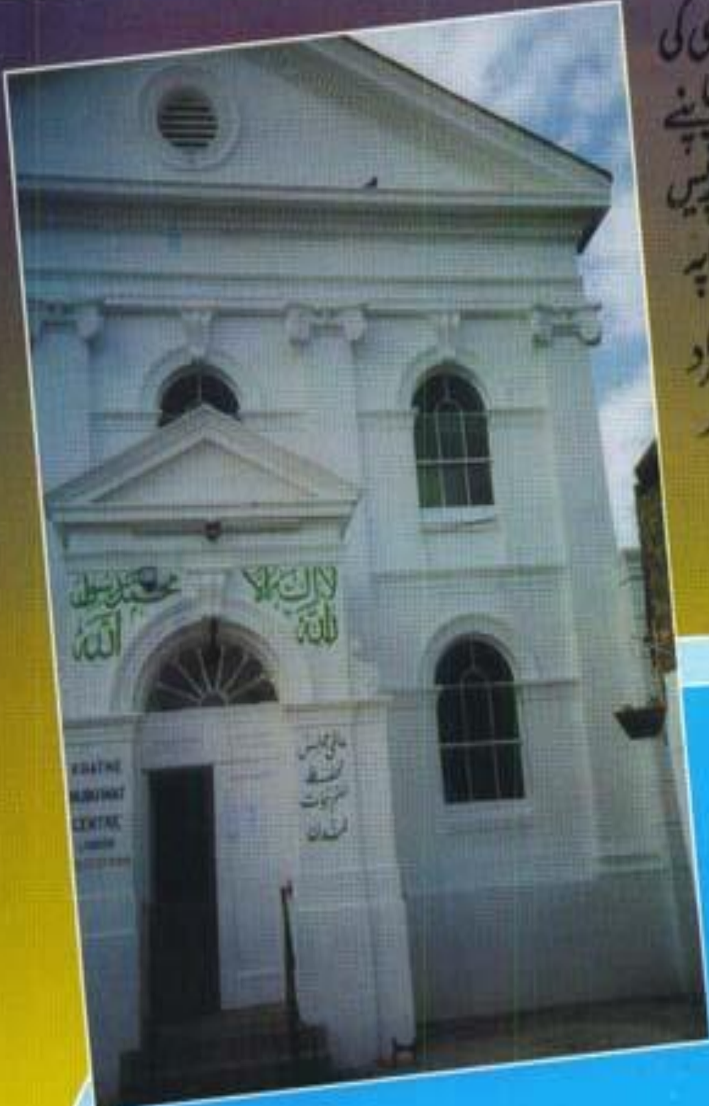

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈ کی رابطہ مہم

۶ اگست ۲۰۰۰ء کو برمنگھم میں ختم نبوت کانفرنس کا فیصلہ

دفتر ختم نبوت لندن کی کارکردگی کا جائزہ

قیمت: ۵ روپے

جس شہر میں مکان کرایہ کا ہو چاہے اپنا' وہاں پہنچتے ہی مسافر مقیم بن جاتا ہے:

س..... ہمارا ایک مستقل گھر صوبہ سرحد میں ہے اور ایک مستقل ٹھکانہ کراچی میں اور اگر ہم سرحد سے کراچی کسی کام کے لئے آئیں اور کراچی میں پندرہ دن سے کم رہنے کا ارادہ ہو تو کیا نماز قصر پڑھنی ہوگی یا پوری؟ (الف) جب مکان کرائے کا ہو' (ب) جب مکان اپنا ہو؟

ج..... کراچی آپ کا وطن اقامت ہے' جب تک آپ کا کراچی میں رہنے کا ارادہ ہے اور وہاں رہنے کے لئے کرائے کا مکان لے رکھا ہے' اس وقت تک آپ کراچی آتے ہی مقیم ہو جائیں گے اور آپ کے لئے پندرہ دن یہاں رہنے کی نیت کرنا ضروری نہیں ہوگا۔ اس صورت میں آپ یہاں پوری نماز پڑھیں گے اور جب آپ کراچی کی سکونت ختم کرکے یہاں سے اپنا سامان منتقل کرلیں گے اور کرائے کا مکان بھی چھوڑ دیں گے اس وقت کراچی آپ کا وطن اقامت نہیں رہے گا' پھر اگر بھی کراچی آنا ہوگا تو اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہوگی تو آپ یہاں مقیم ہوں گے اور اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہوگی تو مسافر ہوں گے۔

خلاصہ یہ کہ جب تک یہاں آپ کا کرائے کا مکان ہے اور جب تک یہاں آپ کا سامان رکھا ہے اور آپ کی نیت یہ ہے کہ آپ کو واپس آکر یہاں رہنا ہے اس وقت تک یہ آپ کا وطن اقامت ہے۔

جہاں انسان کی جائیداد و مکان نہ ہو وہ وطن اصلی نہیں ہے:

س..... میرا آبائی گاؤں حیدر آباد سے ۱۵۰ میل دور ہے' گاؤں میں میرے دو بھائی اور برادری کے دوسرے لوگ اب بھی رہتے ہیں' برادری کا قبرستان بھی اسی گاؤں میں ہی ہے۔ میری سرکاری ملازمت زیادہ تر حیدر آباد میں رہی ہے' بچوں کی تعلیم بھی زیادہ تر حیدر آباد میں ہی ہوئی ہے۔ ایک دو بچے اب بھی حیدر آباد میں ہی پڑھتے ہیں۔ باقی ایک دو بچوں کی ملازمت بھی حیدر آباد میں ہی ہے۔ درحقیقت ملازمت کے زمانہ ہی میں میں نے اپنی کوٹھی حیدر آباد میں بنوائی ہے اور پنشن لینے کے بعد اپنی رہائش حیدر آباد میں ہی قائم رکھی ہے' بلکہ زرعی زمین بھی پنشن لینے کے بعد حیدر آباد کے نزدیک خریدی ہے' مطلب یہ کہ مستقل سکونت ایک طرح سے حیدر آباد میں اختیار کر رکھی ہے۔ شادی غمی اور برادری' معاملات میں گاؤں سے تعلق قائم رکھا ہے اور اکثر گاؤں آنا جانا رہتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ: (الف) اگر میں یا میری اولاد میں سے کوئی گاؤں جائیں تو گاؤں میں یا آتے جاتے راستے میں کونسی نماز پڑھیں؟ قصر یا پوری؟ (ب) اگر گاؤں میں پوری نماز پڑھنی ہے اور گاؤں سے ارد گرد ۵۰۰ میل کے اندر آنا جانا پڑے تو ادھر کونسی نماز پڑھیں قصر یا پوری؟

ج..... آپ کا گاؤں چونکہ حیدر آباد سے ۱۵۰ میل کے فاصلے پر ہے اس لئے وہاں آتے جاتے ہوئے راستہ میں تو قصر ہی ہوگی۔ اصل سوال یہ ہے کہ گاؤں پہنچ کر آپ وہاں مسافر ہوں گے یا مقیم؟ اور وہاں قصر کریں گے یا پوری نماز ادا کریں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ آپ نے وہاں کی سکونت ترک کر دی ہے' وہاں نہ آپ کا مکان ہے اور نہ سامان۔ اس لئے وہ آپ کا وطن اصلی نہیں رہا۔ آپ وہاں مسافر ہوں گے اور قصر نماز پڑھیں گے۔

بیک وقت دو شہروں میں مقیم کس طرح قصر نماز پڑھے؟

س..... میری مستقل رہائش سمندری میں ہے جو فیصل آباد سے ۳۰ میل پر ہے۔ فیصل آباد میں مستقل ملازمت کرتا ہوں اور بوجہ ملازمت فیصل آباد کو ہی وطن سکونت سمجھتا ہوں دوران سفر قصر نماز کے لئے کس شہر کو پیش نظر رکھنا ہوگا مستقل خاندانی رہائش کو یا جہاں ملازمت کرتا ہوں؟

ج..... دونوں کا اعتبار ہوگا جس شہر سے آپ سفر شروع کریں گے وہاں کا بھی' اور دوسرے کا بھی۔ مثال کے طور پر آپ فیصل آباد سے سرگودھا کی طرف سفر کر رہے ہیں تو وہ جگہ فیصل آباد سے ۴۸ میل یا زیادہ کی مسافت پر ہونی چاہئے تب آپ مسافر ہوں گے' اور اگر آپ فیصل آباد سے ٹوبہ یا گوجرہ کی طرف سفر شروع کریں تو سمندری آتے ہی آپ مقیم ہو جائیں گے۔ اب آگے کی جگہ اگر سمندری سے اڑتالیس میل ہو تو آپ مسافر ہوں گے ورنہ نہیں۔ اسی طرح اگر آپ کو سمندری سے سرگودھا کی طرف جانا ہے راستے میں فیصل آباد آتا ہے' آپ وہاں پہنچتے ہی مقیم ہو جائیں گے' اب اس سے آگے کی مسافت ۴۸ میل ہو تو مسافر ہوں گے ورنہ نہیں۔

کیا سفر سے واپسی کے بعد بھی نماز قصر پڑھنی ہوگی؟

س..... سفر سے واپسی کے بعد کتنے دن بعد تک نماز سفر ادا کرنی چاہئے یا سفر کے اختتام پر بند کر دی جائے؟

ج..... سفر سے واپسی پر جب آدمی اپنے شہری حدود میں داخل ہو جائے سفر کی نماز ختم ہو جاتی ہے۔ حدود شہر میں داخل ہونے کے بعد پوری نماز پڑھنا لازم ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد ۱۸ | ۲۹ محرم تا ۶ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۵ تا ۱۱ مئی ۲۰۰۰ء | شمارہ ۵۰

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

[illegible] 4
[illegible] (مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر) 6
[illegible] 8
[illegible] (مولانا مفتی محمد جمیل خان) 10
[illegible] 12
[illegible] 15
[illegible] 18
[illegible] 20
[illegible] 22
[illegible] 23

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ڈیزائننگ: ارشد خرم

کمپوزنگ: فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے — سالانہ: ۲۵۰ روپے — ششماہی: ۱۲۵ روپے — سہ ماہی: ۷۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس

35, STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ, U.K.
PHONE: 0207-737-8199

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ - ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت، ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قانون توہین رسالت میں ترمیم نامنظور!

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے ۲۱/اپریل ۲۰۰۰ء کو اسلام آباد میں دوروزہ حقوق انسانی کمیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ :

"توہین رسالت کا مقدمہ ڈپٹی کمشنر کی تحقیقات کے بعد درج ہوگا، قانون کا غلط استعمال نہیں ہونے دیا جائے گا، بلکہ توہین رسالت کے متعلق ایف آئی آر درج کرنے سے پہلے ڈپٹی کمشنر تحقیقات کرے گا اور اس کی چھان بین کے بعد ہی توہین رسالت کی ایف آئی آر درج ہوگی۔" (بحوالہ روزنامہ "جنگ لاہور" مورخہ ۲۲/اپریل ۲۰۰۰ء)

جنرل پرویز مشرف کی جانب سے یہ اعلان اخبارات میں آتے ہی اسلامیان پاکستان حیرت زدہ رہ گئے کیونکہ موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آتے ہی لادین عناصر خصوصاً قادیانی گروہ پہلے سے زیادہ سرگرم عمل ہو گیا ہے۔ دینی مدارس کے خلاف وزیر داخلہ کے بیانات سے مسلمانوں کے ذہنوں میں مختلف شکوک و شبہات پائے جا رہے تھے۔ اچانک جنرل پرویز مشرف صاحب نے توہین رسالت کے قانون کے متعلق یہ بیان دے کر مسلمانوں کو حیرت زدہ کر دیا کہ عرصہ دراز سے مغربی لابی اس قانون کو ختم کرانے یا کم از کم ناقابل عمل بنانے کی بارہا ناکام کوشش کر چکی ہے اور مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے اور تاقیامت رہے گا کہ :

قرآن و سنت، اجماع امت اور تصریحات ائمہ دین کی روشنی میں توہین رسالت کے مرتکب شخص کی سزا صرف اور صرف موت ہے، اس میں کسی دوسری رائے کی گنجائش نہیں ہے، کیونکہ اسلام میں ہر چیز کا آخری اور حتمی حوالہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ یہ بات قرآن کریم نے واضح انداز میں بار بار بیان کی ہے، اس لئے فقہا کرام، مفسرین، محدثین بلکہ عوام الناس کا بھی اس پر روز اول سے اتفاق رہا ہے کہ ایسا قول و فعل جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت کو مجروح یا متاثر کرنے کی کوشش کرے، اسلام کے خلاف بغاوت کے مترادف ہے جس کی سزا صرف اور صرف موت ہی ہے۔ توہین رسالت کی یہ سزا کسی جذباتی بنیاد پر نہیں بلکہ اسلام کے عقیدہ، قانون اور تہذیب و تمدن کا منطقی تقاضا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی توہین کرنے والا کافر و مرتد اور واجب القتل ہوگا۔ خواہ وہ مسلمان ہو، کافر ہو، عیسائی ہو، یہودی ہو، قادیانی ہو یا گوہر شاہی ہو، اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ توہین رسالت پر حکم قتل ظاہری الفاظ پر ہے، ورنہ توہین رسالت کا دروازہ کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔ کسی کلام یا تحریر کا توہین صریح ہونا عرف اور محاورے پر مبنی ہوگا۔ توہین کرنے والے کے قصد اور نیت کو نہیں دیکھا جائے گا، وہ جس نیت سے بھی گستاخی کرے واجب القتل ہوگا۔ تاریخ اسلام میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں اور مسلمانوں کا اس بات پر بھی ہمیشہ اتفاق رہا ہے کہ ایک اسلامی ریاست میں توہین رسالت کا ارتکاب ایک سنگین فوجداری جرم ہے۔ جس کی سزا موت کے سوا کچھ نہیں ہو سکتی بر صغیر کے مسلمان من حیث المجموع اس اصول کی بار بار اپنے اجتماعی عمل سے تائید کر چکے ہیں۔

گستاخ رسول کی سزا کو قانونی حیثیت دینے کے لئے ۱۹۸۶ء میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی کا اضافہ کیا گیا۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ کوئی شخص بذریعہ الفاظ، تحریر، زبانی، اشارتاً، کنایتاً یا کسی بھی طریقہ سے براہ راست یا بالواسطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے یا بے ادبی کا مرتکب ہو تو وہ مستوجب سزائے موت یا عمر قید ہوگا، اور جرمانہ کا بھی سزاوار ہوگا، لیکن علما کرام کا موقف یہ تھا کہ یا عمر قید کے الفاظ شریعت مطہرہ سے متصادم ہیں، اس لئے ان کو دفعہ ۲۹۵ سی سے حذف کیا جائے۔ چنانچہ وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ نے عمر قید کے الفاظ ختم کر کے صرف سزائے موت رکھی ہے۔ اس قانون کے بنتے ہی اسلام دشمن مغربی طاقتیں اور ان کے اشاروں پر ناچنے والے نام نہاد انسانی حقوق کے علمبرداروں نے اپنے مفادات سے متصادم تصور کرتے ہوئے

ناموس رسالت کے اس قانون کو ختم کرنے کے لئے کئی محاذ کھول دیئے۔ ایک طرف گستاخی رسول کا عام سلسلہ شروع کرا کر گستاخان رسول کو انعام واکرام سے نواز کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا شروع کیا اور دوسری طرف اسلامی احکامات سے نابلد حکمرانوں پر سیاسی دباؤ ڈال کر ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کرانے کی ناکام کوششیں شروع کردیں۔ چنانچہ اس دباؤ کے تحت پاکستان کے ایک سابق وزیر قانون نے آئیرلینڈ میں اپنے سابق وزیراعظم پاکستان کی موجودگی میں غیر ملکی اخبارات کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ انکشاف کیا تھا کہ :

"وفاقی کابینہ نے دفعہ ۲۹۵ سی میں ترمیم کی منظوری دے دی ہے۔ اور اس ترمیم کی رو سے اب پولیس گستاخ رسول کو گرفتار نہیں کر سکے گی۔"

چنانچہ ۳/جولائی ۱۹۹۴ء کو جب وزیر قانون کا یہ بیان اخبارات میں شائع ہوا تو مسلمان حیرت زدہ رہ گئے کہ گستاخ رسول کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے ہمارے حکمران درپردہ کتنی بڑی سازش کا شکار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ پاکستان سراپا احتجاج بن گیا۔ مثالی احتجاج اور ملک گیر پہیہ جام ہڑتالیں کر کے حکمرانوں کے مغرب نواز ناپاک عزائم پر پانی پھیر دیا۔ اس محاذ پر ناکامی کے بعد حکمرانوں نے گستاخان رسول کی سرپرستی اور ان کی حفاظت کا محاذ کھول دیا۔ چنانچہ ہمارے حکمرانوں کی دین دشمنی اور مغرب نوازی رواداری کے خوبصورت عنوان سے اس حد تک آگے چلی گئی کہ غیر مسلم اقلیتوں کو محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین جیسے ناقابل معافی جرم کے ارتکاب کی بھی جرأت ہوگئی۔ چنانچہ ماضی میں عیسائی نوجوانوں سے توہین رسالت کے جرم کا ارتکاب کرایا گیا اور جب کیس عدالتوں میں گئے تو قادیانی وکیل ان کی صفائی کے لئے پیش ہوئے۔ گل مسیح نامی ایک شخص نے یہ جرم کیا، جس پر عدالت نے اسے سزائے موت سنائی تو اس فیصلہ پر امریکہ سمیت مغربی دنیا، عیسائی، یہودی اور قادیانی لابی چلا اٹھی۔ ہمارے دنیا پرست حکمرانوں نے عیسائیوں سے معافی مانگی اور اس گستاخ رسول کو باعزت بری کرا کے سرکاری اعزاز واکرام کے ساتھ جرمنی روانہ کر دیا۔ مغربی ممالک میں اس کو ایک ہیرو بنا کر پیش کیا گیا، دنیاوی مقاصد کے حصول کی خاطر یہ نسخہ تیر بہدف سمجھ لیا گیا اور اس کے بعد رحمت مسیح، سلامت مسیح اور منظور مسیح نامی تین بدبختوں نے اس نسخہ کو آزمایا اور توہین رسالت کا جرم کیا، جرم ثابت ہونے پر ان کو سزا ہوئی۔ بعد ازاں ہائی کورٹ میں اپیل ہوئی، ہمارے حکمرانوں نے ان گستاخوں کو سزا دلوانے کی بجائے اپنے غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر ایک ہفتہ کے اندر اندر عدالت عالیہ سے باعزت بری کرایا اور چند دنوں میں فیصلہ سے قبل ان کے کاغذات مکمل کرائے۔ سپریم کورٹ میں اپیل کا انتظار کئے بغیر چھٹی کے دن جیل سے نکال کر جس سرکاری اعزاز واکرام کے ساتھ بیرون ملک روانہ کیا۔ وہ تاریخ پاکستان کے چہرہ پر بدنما داغ ہے۔ مغربی دنیا نے ان کو ہیرو بنا کر لاکھوں ڈالر بطور انعام دیئے اور آج تمام گستاخان رسول کی سرپرستی اور ان کو پالنے کا ٹھیکہ مغربی دنیا نے لے رکھا ہے۔ مثلاً سلمان رشدی ملعون، تسلیمہ نسرین، گوہر شاہی ملعون وغیرہ۔ اس صورت حال میں اسلامی عقائد و نظریات سے ناواقف ہمارا حکمران طبقہ مغربی دنیا کو خوش کرنے کی خاطر، دین اسلام کا مذاق اڑا کر قہر خداوندی کو دعوت دینے کی غلط روش پر چل رہا ہے، اور آئے دن مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے لئے اہل اسلام کے متفقہ اور حساس نوعیت کے عقائد کے خلاف بیان بازی کر کے مسلمانوں کی غیرت ایمانی کا امتحان لے رہا ہے۔

یہ طریقہ واردات ۲۹۵ سی کی روح کو ختم کرنے اور اسے ناقابل عمل بنانے کے مترادف ہے۔ اس طریقہ کار سے گستاخ رسول کو ننگا ناچ ناچنے کی کھلی چھٹی دینا مقصود ہے اور دفعہ ۲۹۵ سی میں ترمیم کے جواز کے لئے یہ دلیل پیش کرنا کہ کوئی انسان ناحق اس کی زد میں آکر نہ مارا جائے تو اس کے جواب میں چیلنج کے طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ۱۹۸۶ء سے یہ قانون بنا، اب تک تقریباً ۱۴ سال کے طویل عرصہ میں ایک مثال بھی بطور نمونہ پیش نہیں کی جاسکتی کہ کسی ایک شخص کو اس قانون کے تحت پھانسی پر لٹکایا گیا ہو۔ اگر کہا جائے کہ امکان ہے، امکان تو ہر قانون میں ناحق سزا ہونے کا موجود ہے، پھر ان میں ترمیم کیوں نہیں کی جاتی؟ ہمارے حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ مسلمانوں کے حساس مذہبی معاملات پر بیان بازی سے گریز کریں۔ تحفظ ناموس رسالت سمیت تمام اسلامی دفعات کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے فوری طور پر واضح اور غیر مبہم اعلان کر کے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تشویش کا ازالہ کریں۔

غیر مسلم ممالک کے مسلمانوں کی مشکلات کا حل

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

جو لوگ حصول رزق کی خاطر مسلمان معاشرہ کو چھوڑ کر ایسے غیر مسلم ممالک جاتے ہیں جہاں مسلمانوں کی کہیں اکٹھی آبادیاں نہیں ہوتیں اور انہیں غیر مسلم معاشرہ میں ہی کہیں قیام کرنا پڑتا ہے ایسے لوگوں کو دینی لحاظ سے چند ایک مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مثلاً نماز باجماعت کیسے ادا کریں؟ دوسرے مسلمانوں سے ملاقات کیسے ہو؟ اپنے بچوں کو اسلام سکھانے اور اسلام پر قائم رکھنے اور غیر اسلامی اثرات سے بچانے کے لئے کیا تدبیر کی جائیں؟

اس قسم کے حالات ان مسلمانوں کو بھی پیش آئے جو کم و بیش آج سے سو برس پہلے حصول معاش کے سلسلہ میں متحدہ ہندوستان سے زمبیا پہنچے۔

زمبیا مشرقی افریقہ کا ایک آزاد ملک ہے جو پہلے انگریزوں کے زیر تسلط تھا اس کے مشرق میں ملاوی اور موزنبیق' مغرب میں انگولا' شمال میں تنزانیہ اور زائیر اور جنوب میں زمبابوے واقع ہے۔ اس کا دارالحکومت لوساکا ہے۔

یہاں آنے والے مسلمانوں نے ان مشکلات کا حل یہ نکالا کہ لوساکا اور اسی طرح دوسرے شہروں میں مسجدیں بنائیں تاکہ نماز باجماعت ادا کی جاسکے اور مسلمانوں کو روزانہ ایک جگہ جمع ہونے کا موقع ملے' اور ان مساجد میں امامت اور خطابت کے لئے دارالعلوم دیوبند اور دوسرے علمی اداروں سے علماً منگائے۔

اپنے بچوں اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اسی مساجد کے ساتھ مدارس اور درسگاہیں بنائیں تاکہ فارغ اوقات میں بچوں کو دین کی بنیادی تعلیم دی جاسکے' چونکہ عموماً بچے صبح کے اوقات میں اسکول جاتے ہیں اور غیر مسلم ممالک میں عام طور پر نصاب تعلیم میں دینیات کا مضمون شامل نہیں ہوتا اور شام کے اوقات میں وہ بچے فارغ ہوتے ہیں اس لئے دینی تعلیم شام کے اوقات میں ہوتی' ان درسگاہوں اور مدارس کے لئے بھی یہاں کے مسلمانوں نے دارالعلوم دیوبند اور دوسرے علمی اداروں سے علما اور مدرسین بلائے تاکہ وہ مسلمان بچوں کو دین کی بنیادی تعلیم دے سکیں۔

ان مسلمانوں کی اقتصادی حالت عموماً بہتر ہوتی ہے اس لئے وہ اس قسم کے خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

۱۹۷۵ء میں لوساکا اور زمبیا کے بعض دوسرے شہروں میں حضرت بنوریؒ کے ساتھ ایک دینی سفر میں جانا ہوا۔ مسلمانوں کی دینی حالت دیکھ کر مسرت ہوئی اور خدا کا شکر ادا کیا کہ ان دور دراز علاقوں میں اسلام کے پروانے توحید و رسالت کی شمع کو روشن کئے ہوئے ہیں۔

جب ہم لوساکا شہر کی مرکزی مسجد میں حاضر ہوئے تو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ وہاں کے مسلمانوں کا مسجد کے ساتھ کتنا گہرا تعلق ہے کہ وہ مسجد کی صفائی اور دوسری ضروریات کا اپنے گھر سے بھی زیادہ خیال رکھتے ہیں۔

چنانچہ مسجد نہایت صاف' ستھری اور اس میں خوبصورت قالین بچھا ہوا' وضوخانے صاف ستھرے' ٹھنڈا گرم پانی' تولئے لٹکے ہوئے اور جگہ جگہ قرینے اور سلیقے سے صابن دانیوں میں صابن رکھے ہوئے تھے۔

مسجد کے متصل میدان میں مدرسہ کی عمارت تھی جس میں کشادہ اور کھلی کھلی صاف ستھری درسگاہیں بنی ہوئی تھیں' عصر کا وقت تھا چھوٹے چھوٹے بچے بچیاں بستے اٹھائے ہوئے مدرسہ میں آرہے تھے' قریب والے پیدل آرہے تھے اور دور والے سرپرستوں کی معیت میں اپنی اپنی گاڑیوں میں آرہے تھے' چھوٹی بچیوں کے سر پر رومال یا دوپٹے اوڑھے ہوئے تھے اور یہ سب بچے میدان میں جمع ہورہے تھے اور بہت ہی اچھا منظر دکھائی دے رہا تھا۔

وہاں کی انتظامیہ نے بتایا کہ اس وقت ان بچوں کو عربی باقاعدہ' قرآن مجید اسلام کی بنیادی تعلیمات اور اردو زبان سکھائی جاتی ہے اور اس سے وہ کمی پوری ہوجاتی ہے جو عام اسکولوں میں پائی جاتی ہے' کیونکہ وہاں اسلامیات یا دینیات کے نام کا کوئی مضمون نہیں ہوتا' نیز اسکولوں کا ماحول بھی بالکل غیر اسلامی ہوتا ہے لہذا شام کے اوقات میں جب بچہ یہاں آتا ہے تو وہ اپنے آپ کو دیندار' مسلمان' علماً اور اساتذہ کرام کے خالص اسلامی ماحول میں پاتا ہے پھر مسلمان بچے بچیاں مسجد' مدرسہ اور اس میں بھی نیک صالح باریش بزرگ اسی کا نتیجہ ہے کہ یہ بچے اپنے دین کے زیادہ قریب رہتے ہیں اور اسکولوں کا اثر قبول نہیں کرتے'

چنانچہ اسی زمبیا کے ایک شہر میں جب نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہوئے تو مسجد بھری ہوئی تھی اور اکثریت نوجوانوں کی تھی اور ان نوجوانوں میں ۹۹ فیصد باریش تھے' چونکہ ان مسلمانوں کے آباؤاجداد کا تعلق متحدہ ہندوستان سے ہے اور ان کے عزیز و اقارب ہندوپاک میں موجود ہیں' اس لئے وہ اپنی نئی نسل کو اردو زبان بھی پڑھاتے ہیں تاکہ ان کا تعلق اپنے اصل وطن کے ساتھ قائم رہے۔ نیز یہ کہ اردو زبان میں اسلامی معلومات کا بہت قیمتی ذخیرہ موجود ہے اور وہ زبان سیکھنے کے بعد اس سے بآسانی استفادہ کر سکتے ہیں۔

نیز اردو زبان جاننے کی وجہ سے وہ علمأ اور صالحین کی تقاریر اور درس اور بیانات سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں جن کو وقتاً فوقتاً ہندوپاک سے اس مقصد کے لئے بلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں جب تبلیغی جماعتیں جاتی ہیں تو زبان دانی کی بنا پر وہاں کے مسلمانوں کو بہت فائدہ رہتا ہے جس کے آثار ہر اس شخص کو واضح طور پر نظر آتے ہیں جو دل میں دین کا درد رکھتا ہے۔

زمبیا کے مسلمانوں کی یہ عادتیں اور طرز عمل قابل رشک ہیں اور خصوصاً ان مسلمانوں کے لئے قابل تقلید ہیں جو مادی مقاصد یا کسی اور مجبوری سے غیر ممالک کا سفر کرتے ہیں اور وہاں ان کو دینی اعتبار سے عموماً ویسے ہی حالات کا سامنا ہوتا ہے جیسے زمبیا کے مسلمانوں کو آج سے سو برس پہلے پیش آیا۔ اس لئے جو لوگ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ یا اپنی نسلوں کو اس ماحول کے برے اثرات سے بچائیں تو ان کو زمبیا کے مسلمانوں کی تقلید کرتے ہوئے مندرجہ ذیل امور پر عمل کرنا چاہئے:

(۱)...... مسجد کی تعمیر یا ایسی جگہ کا انتخاب جہاں وہ پانچ وقت جمع ہو کر نماز باجماعت ادا کر سکیں اور ایک دوسرے سے متعارف ہوتے رہیں اور ان مساجد کے لئے ہندوپاک سے ایسے ائمہ کا انتخاب کریں جو اچھے عالم اور قاری ہوں اور جن کے دلوں میں امت کا درد اور اسے آپس میں جوڑنے کا جذبہ ہو اور وہ جزئیات میں الجھنے اور الجھانے کے بجائے امت کو اسلام کی بنیادی تعلیمات پر جمع کریں۔

(۲)...... ایسے مدارس کا قیام مستقل شکل میں یا ان ہی مساجد میں جہاں مسلمان بچوں کو فارغ اوقات میں قرآن کریم' اسلام کی بنیادی تعلیمات اور اردو زبان کی تعلیم دی جائے اور انہیں کچھ وقت اسلامی احوال کی تعلیم دی جائے اور کچھ وقت اسلامی ماحول میں گزارنے کا موقع دیا جائے اور ان کی تعلیم کے لئے ان مساجد کے ائمہ علمأ کرام کو مقرر کیا جائے اور اگر ان سے ضرورت پوری نہ ہو تو ہندوپاک کے معتمد علمی اداروں سے قابل مدرسین کی خدمات حاصل کی جائیں۔

(۳)...... ایسے شہروں میں اگر تبلیغی جماعتوں کا آنا ہو جائے تو ان حضرات کو اپنے ہاں مسجد اور محلہ میں آنے کی دعوت دیں' ان کا بیان سنیں' اور فارغ اوقات میں ان سے جڑے رہیں' اس سے دینی ماحول میں رہنے کا اور برکات کا ظہور ہوگا۔

(۴)...... اگر اس طرف کسی عالم صالح اور صاحب دل بزرگ کا گزر ہو تو ان کے بیان درس اور مجلس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا یہا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اور اپنی نئی نسل کے ایمان کی فکر اور اس کی حفاظت کے اسباب اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

●●

بقیہ: قادیانی دجل کا انکشاف

میں ہی دنیا کی نجات ہے۔" (پیغام صلح جلد اول' ص ۳۵' ۷/ ستمبر ۱۹۱۳ء)

ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔

اب ہم لاہوری مرزائیوں سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ غریب سنیوں کی جیبوں اور ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے اسلام کا نقاب اوڑھنے کی ہزار سعی کریں۔

بھر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

شاپ نمبر این۔۹۱۔ صرافہ بازار

میٹھادر کراچی' فون: ۷۴۵۵۷۳

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت انگلینڈ کی رابطہ مہم

۶راگست ۲۰۰۰ءکو برمنگھم میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ' نائب امیر مرکزیہ حکیم العصر مرشد العلما حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' ناظم تبلیغ حضرت مولانا بشیر احمد' مرکزی خازن حضرت مولانا اللہ وسایا' ناظم نشرواشاعت مولانا محمد اکرم طوفانی کی ہدایت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن شوریٰ مفتی محمد جمیل خان نے ۴ تا ۱۱/اپریل ختم نبوت انگلینڈ کے کام کا جائزہ لینے اور کام کی رفتار کو تیز کرنے اور ۶/اگست کو ہونے والی پندرھویں ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کے انتظامات اور تیاری کے سلسلے میں دورہ کیا۔ ایئرو ایئر پورٹ پر جناب طہٰ قریشی صاحب ناظم ختم نبوت سینٹر اور رکن ٹرسٹ نے استقبال کیا بعد ازاں دفتر تشریف لائے اور مولانا منظور احمد الحسینی' راقم الحروف وغیرہ نے ختم نبوت کانفرنس برمنگھم اور دفتری امور کے سلسلے میں مشاورت کی اور کام کی مزید بہتری کے لئے مختلف فیصلے کئے گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اسٹاک ویل کمیونٹی سینٹر کے تحت ہونے والے پروگرام اور کانفرنس' کمیونٹی کی ترقی میں مساجد کے سلسلے میں معاونت کی الحمدللہ یہ پروگرام بہت زیادہ کامیاب رہا اور اس میں پاکستانی ہائی کمشنر اکبر ایس احمد' وزیر اسپورٹس ایم پی کیٹ ہوئی' لمبتھ کونسل کے جم ڈکسن' جناب ناصر علی اور دیگر اہم لوگوں نے شرکت کی۔ (اس کی تفصیلی رپورٹ مفتی محمد جمیل خان کی رپورٹ میں ملاحظہ فرمائیں) محمد نعمان' جناب شہباز احمد' محمد فیروز' سید عمران زکی' مولانا محمد ہارون گجراتی' بھائی محمد الیاس صاحب' جناب سلمان وکیل صاحب' مفتی سہیل احمد' فیب الاسلام' مولانا اکرام الحق ربانی' حافظ محمد

رپورٹ: حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

اکرام' مولانا عبدالرشید رحمانی اور دیگر علماکرام سے بالمشافہ اور ٹیلی فون پر مختلف امور کے بارے میں مشاورت ہوئی' بعد ازاں ۸/ ۹ کو لندن کے مختلف شہروں کے دوروں کا پروگرام ترتیب دیا گیا تاکہ کانفرنس کے سلسلے میں رابطہ مہم کا آغاز کیا جاسکے' چونکہ کانفرنس کے سلسلے میں سینٹرل جامع مسجد میں ۶/اگست کی تاریخ بک کی جاچکی ہے اور اس کا اعلان ہو چکا ہے' اس لئے ساتھیوں کو اس تاریخ پر کام کرنے کی ہدایات جاری کی گئیں۔ اس سفر میں سید عمران زکی' محترم محمد نعمان کارڈیف اور راقم الحروف بھی مفتی محمد جمیل خان کے ہمراہ تھے' صبح دس بجے کے قریب ختم نبوت سینٹر سے سید عمران زکی کی گاڑی میں شیفلڈ کی طرف روانگی ہوئی' دو بجے کے قریب حضرت مولانا عبیدالرحمٰن صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈ کے مکان پر پہنچے جہاں ان کے صاحبزادے پیر محمد انور صاحب اور حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے صاحبزادہ مولانا حافظ اسامہ' حافظ محمد سفیان' جامعہ بنوری ٹاؤن کے فاضل اور انڈسٹریل مسجد کے خطیب مولانا عبدالقادر' جمعیت علماً برطانیہ کے سیکریٹری اور جامع مسجد گلی کے خطیب حضرت مولانا محمد اسلام زاہد صاحب' صاحبزادہ حبیب احمد' فضل ربی کے ساتھ ختم نبوت کانفرنس کے سلسلے میں مشاورت ہوئی اور ختم نبوت وفد کے دوروں کا پروگرام طے کیا بعد ازاں پیر محمد انور کے ظہرانے میں شرکت کی' بعد نماز عصر جمعیت علماً برطانیہ کے سیکریٹری جنرل اور عدالت شرعیہ برطانیہ کے سربراہ مولانا مفتی محمد اسلم کی جانب سے راد ھرم میں عصرانہ کا اہتمام تھا اس میں شرکت کی اور ختم نبوت کانفرنس کے سلسلے میں مشاورت ہوئی اور جمعیت علماً اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب کے ویزوں کے بارے میں بات چیت کی گئی واضح رہے کہ جمعیت علماً اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن کو ختم نبوت کانفرنس اور توحید و سنت کانفرنس میں برطانیہ سفارت خانے

نے اسلام آباد نے ویزہ جاری نہیں کیا تھا۔ اس سلسلے میں لارڈ نذیر احمد اور مفتی محمد اسلم نے بہت کوششیں کیں' بعد ازاں قاری محمد ہاشم اور حافظ حسین احمد صاحب نے ہوم منسٹر سے ملاقات کی تھی تو انہوں نے یقین دلایا تھا کہ ویزہ جاری کیا جائے گا' طے پایا کہ مفتی محمد جمیل خان صاحب اسلام آباد سفارت خانے سے فوری طور پر رابطہ کریں گے' اس موقع پر قاری عبداللہ صاحب بھی موجود تھے۔ بعد ازاں بلیک برن میں مولانا علی بھائی' میاں احسن صاحب' میاں محمد عثمان' میاں محمد عمر' محمد سلمان' وارث خان سے ملاقات ہوئی اور ختم نبوت کانفرنس کے سلسلے میں ان کو پروگرام سے آگاہ کیا اور مولانا علی بھائی کے ذریعہ بلیک برن میں رابطہ مہم شروع کرنے کے فیصلے کئے گئے۔ بلیک برن سے رات گیارہ بجے جامع مسجد فاروق اعظم برکلے پہنچے جہاں مولانا عزیز الحق اور مولانا شمس الحق کی والدہ کی تعزیت کی۔ بعد نماز فجر ختم نبوت کانفرنس کے سلسلے میں اجلاس ہوا جس میں مولانا عزیز الحق' عزت خان اور دیگر علما کرام نے شرکت کی اور طے پایا کہ پہلے مرحلہ پر مولانا منظور احمد الحسینی' طہ قریشی اور راقم الحروف پروگرام کریں۔ بعد ازاں مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا نذیر احمد تونسوی دورہ کریں اور حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کے خصوصی پروگرام تشکیل دیئے جائیں۔ مولانا عزیز الحق نے وفد کے اعزاز میں ناشتہ کا اہتمام کیا' بعد ازاں برمنگھم روانگی ہوئی' مسجد عمر میں حافظ بشیر احمد' مولانا محمد سلیم' محمد اشفاق سے مشاورت ہوئی اور طے پایا کہ برمنگھم میں ختم نبوت یونٹ کھولا جائے' اس سلسلے میں مولانا سلیم صاحب جلد پروگرام ترتیب دیں گے بعد ازاں جامع مسجد حمزہ دو اسٹاک کے خطیب مولانا امداد اللہ قاسمی سے ٹیلی فون پر بات ہوئی اور انہوں نے ختم نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے بعد مولانا گل محمد صاحب کی رہائش گاہ پر قاری قمر الزمان' حاجی محمد معصوم اور دیگر احباب سے مشاورت ہوئی اور رابطہ مہم کے سلسلے میں پروگرام ترتیب دیے گئے' مولانا گل محمد صاحب اور سید عمران زکی اور دیگر ساتھیوں نے پندرہ' پندرہ دن وقت دینے کا اعلان کیا' قبل ازیں دفتر ختم نبوت سینٹر میں طہ قریشی کی جانب سے ظہرانہ اور عشائیہ کا اہتمام کیا گیا' جس میں گزشتہ ڈیڑھ سال کے کام کی تفصیلی رپورٹ پیش کی گئی۔ مولانا عزیز الرحمن کی جانب سے کراؤلے میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں ختم نبوت کانفرنس کے سلسلے میں رابطہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مولانا منظور احمد الحسینی کی جانب سے عشائیہ میں سید عمران زکی' محمد نعمان اور راقم الحروف نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ قبلہ جناب سلمان پٹیل صاحب کے ظہرانے میں مولانا منظور احمد الحسینی' طہ قریشی' مفتی محمد سہیل اور مفتی محمد جمیل خان نے شرکت کی ۱۰/اپریل کو صبح گلف کی فلائٹ سے براستہ بحرین مفتی محمد جمیل خان پاکستان کے لئے روانہ ہوئے تو مولانا منظور احمد الحسینی' طہ قریشی' محمد شہباز اور راقم الحروف نے گرم جوشی سے رخصت کیا۔ اطلاع کے مطابق بحرین ایئرپورٹ پر مولانا احمد خان صاحب ممبر آف بورڈ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی ڈسکور اسلام بحرین اور مفتی محمد انور شاہ سابق ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے مفتی محمد جمیل خان سے ملاقات کی اور ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جس کو انہوں نے قبول کر لیا۔

☆☆.............☆☆

بقیہ : حضرت صدیق اکبرؓ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کی ہے اور کوئی نہ کر سکا۔ جبھی تو محبوب رب العالمین نے یہ اعزاز بخشا کہ :

"مجھ پر کسی کا احسان نہیں جس کا بدلہ میں نے نہ دے دیا ہو' مگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ ان کا جو احسان میرے ذمہ ہے اس کا بدلہ قیامت کے دن اللہ دے گا۔"

ایک موقع پر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جسے زمین پر دوزخ سے آزاد کئے ہوئے کو دیکھنا ہو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔"

وہ گلستاں دین کا مہکا ہوا گلاب
جس کو دیا حضورؐ نے صدیق کا خطاب
وہ جس کی نیکیاں تھیں ستاروں سے بھی فزوں
وہ جس سے مصطفیٰؐ کو محبت تھی بے حساب
عابد یہ کہہ رہی ہیں مرے دل کی دھڑکنیں
اصحابؓ میں نجوم تو صدیق ماہتاب

(عابد نظامی)

دفتر ختم نبوتؐ لندن کی کارکردگی کا جائزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی اور روح رواں اور سیکریٹری جنرل مولانا محمد علی جالندھریؒ فرمایا کرتے تھے: "اگر قادیانی چاند پر بھی پہنچ گئے تو ہم ان کا تعاقب وہاں بھی کریں گے" عام طور پر لوگ اس کو مفروضہ سمجھتے ہوں گے لیکن دراصل یہ ان جذبات کا اظہار تھا جو حضرت کے قلب اطہر میں موجزن تھے اور جن کی وجہ سے آپ نے اپنے اوپر نیندیں حرام کر رکھی تھیں۔ حضرت ہی کا واقعہ ہے کہ آپ ایک دفعہ ایک گاؤں میں تشریف لے گئے جہاں صرف دو چار گھرانے مسلمان تھے وہاں قادیانیوں نے مسلمانوں کی ناک میں دم کیا ہوا تھا۔ طاقت اور بدمعاشی کے بل بوتے پر مسلمانوں کو تنگ کرتے، انہوں نے دفتر ختم نبوت اطلاع دی' جب مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ وہاں پہنچے تو تھانیدار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ آپ یہاں تقریر نہ کریں کیونکہ قادیانیوں نے مسجد کو چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے اور ہمارے پاس نہ نفری ہے اور نہ اسلحہ' ہم آپ کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ میں عقیدۂ ختم نبوت بیان کرنے آیا ہوں اس کو بیان کئے بغیر نہیں جاؤں گا۔ باقی جان تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ اس کی حفاظت کرے گا۔ آپ میری جان کی ذمہ داری سے بری ہیں۔ مولانا مسجد میں تشریف لے گئے۔ مسلمان بھی سہمے ہوئے بیٹھے تھے' مولانا محمد علی جالندھریؒ نے فرمایا:

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدۂ ختم نبوت بیان کرنا ہمارا فرض ہے اور ہم کفن کاندھے پر اٹھائے پھرتے ہیں۔"

تین گھنٹہ سے زائد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ بیان کر کے تشریف لے گئے۔ خدا تعالیٰ نے دشمنوں کو مرعوب کر دیا اور مولانا ختم نبوت زندہ باد کے نعروں میں واپس ہو گئے۔ علاقہ قادیانیت سے پاک ہو گیا۔

رپورٹ: مفتی محمد جمیل خان

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کا یہ دعویٰ آپ کی زندگی میں پورا ہوتا نظر آنے لگا جب قادیانیوں نے انگلینڈ میں اپنی تبلیغ کا آغاز کیا اور لندن کے مشہور شہر میں ایک مسجد پر قبضہ کر لیا تھا تو حضرت مولانا لعل حسین اختر" تشریف لے گئے اور قادیانیت کا تعاقب کیا اور بشیر احمد مصری مسلمان ہو گیا' یہ مسجد مسلمانوں کو مل گئی۔ قادیانیوں کا فتنہ ختم ہوا اور مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا۔ تحریک ختم نبوت چلتی رہی ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے بھی تحفظ ختم نبوت کی تحریک کے نتیجے میں ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تو انہوں نے باہر ممالک میں پر پرزے نکالنے کی کوشش کی' مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہر جگہ تعاقب کیا۔ ۱۹۸۴ء میں پھر قادیانیوں نے شرارت شروع کی اور شعائر اسلام استعمال کرنا شروع کر کے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا شروع کیا اور مسلمانوں کے لبادے میں ارتدادی سرگرمیوں کا جال پھیلایا۔ امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ' مولانا محمد شریف جالندھریؒ' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری زید مجدہم نے اس کے خلاف تحریک چلائی' مارشل لاء کے باوجود مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تحت اسلام آباد میں دھرنے کا اعلان کیا گیا۔ مولانا فضل الرحمٰن اکابرین کی قیادت میں جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں کے ساتھ شانہ بشانہ موجود تھے۔ دیگر جماعتوں نے بھی اپنی بساط کے مطابق حصہ لیا۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم نے آخر کار مجبور ہو کر امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کیا' جس کو راجہ ظفر الحق نے مرتب کیا تھا۔ اس آرڈی نینس کے بعد قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے سے روک دیا گیا۔ اس آرڈی نینس کے بعد قادیانیوں کا نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر لندن اپنے آقاؤں کے چرنوں میں پناہ لینے کے لئے پہنچ گیا اور وہاں اسلام آباد کے نام سے قادیانیوں کا مرکز بنا کر اسلام کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کرنا شروع کیا' جس کو دیکھ کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن' نے فیصلہ کیا کہ جس طرح قادیانیوں نے لندن

میں مرکز بنایا ہے‘ اسی طرح مجلس تحفظ ختم نبوت کا بھی مرکز بنا کر یورپ اور دیگر ممالک میں بھی ان کا تعاقب کیا جائے۔ الحمدللہ! ان حضرات کا خلوص نیت کہ فوری طور پر ایک گرجا مل گیا اور اس کو خرید لیا گیا اور مولانا منظور احمد الحسینی اور عبدالرحمن یعقوب باوا کو اس دفتر کا ذمہ دار بنا کر روانہ کر دیا گیا اور انگلینڈ میں قادیانیت کا ناطقہ بند کر دیا گیا۔ کانفرنسوں کا آغاز ہوا‘ انگلینڈ کے ایک ایک شہر میں اجتماعات ہوئے اور الحمدللہ خوب کام چلنے لگا‘ گزشتہ سال اگست میں چودھویں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی یہ کام بہت ہی اچھے انداز سے چلتا رہا اس دوران مولانا منظور احمد الحسینی اور عبدالرحمن یعقوب باوا صاحب کو برطانیہ کی شہریت مل گئی۔ اس دوران بعض ایسے امور پیش آئے کہ باوا صاحب کو جماعت کی طرف سے سبکدوش کر دیا گیا اور نئے سرے سے کام شروع کیا گیا۔ مولانا منظور احمد الحسینی صاحب کو مکمل نگران بنایا گیا جبکہ ٹرسٹ میں حافظ تمکین صاحب‘ طہٰ قریشی صاحب‘ مولانا بلال پٹیل‘ حضرت اقدس امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد‘ نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمن جالندھری کو شامل کیا گیا۔ دفتر کے لئے احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ اور مولانا قاضی احسان احمد کا تقرر کیا گیا اور مولانا منظور احمد الحسینی صاحب نے سب سے پہلے فیروز صاحب کے ساتھ مل کر دفتری نظم و ضبط کو درست کیا۔ مالیاتی نظام کو مرتب کیا اور مولانا محمد اکرم طوفانی‘ راقم الحروف‘ مولانا نذیر احمد تونسوی نے حافظ عبدالرحمن‘ افضل کے ساتھ مل کر مسجد کا نظام‘ نماز کا اہتمام اور تبلیغ کے کام کو اچھے انداز میں شروع کیا‘ واضح رہے کہ سینٹر میں نمازوں کا اہتمام ختم کر دیا گیا اور صرف دو نمازوں کی ادائیگی کا بورڈ لگا دیا گیا تھا۔ اسی طرح تبلیغی جماعت کی آمد کا سلسلہ شروع کیا گیا‘ گزشتہ ستمبر میں جناب طہٰ قریشی صاحب کو دفتر ختم نبوت لندن میں لا کر کام کو زیادہ انداز میں منظم کرنے کا کام شروع کیا گیا۔ انٹرنیٹ کا آغاز کیا گیا‘ دفتر کی اصلاح و مرمت کی گئی اور تعلیمی کام جو بند ہو چکا تھا اور محلے والوں کا اصرار تھا کہ بچوں اور بچیوں کی تعلیم شروع کی جائے وہ شروع کی گئی الحمدللہ! اس وقت سینٹر میں بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ تیس سے زائد ویٹنگ لسٹ پر ہیں‘ پوری عمارت کو رنگ کر دیا گیا تاکہ باہر سے مسجد معلوم ہو۔ اسی طرح چاروں طرف فرش وغیرہ بنائے گئے۔ پیچھے کی طرف ہال کی صفائی کی گئی‘ اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت علاقہ میں سماجی کام شروع کرنے کے لئے اسٹاک ویل کمیونٹی سینٹر قائم کیا گیا۔ اس کے تحت لائبریری‘ بوڑھوں کے لئے تربیت کا پروگرام‘ نوجوانوں کو کمپیوٹر کی تعلیم کے شعبے شروع کئے جا رہے ہیں‘ اسی طرح ایک کانفرنس بعنوان ”کمیونٹی کی ترقی میں مساجد کا کردار“ منعقد کی گئی ہے جس میں پارک کے منیجر فضل علی خان‘ مولانا ناصر کمال‘ ڈاکٹر زیڈ یو خان‘ ڈاکٹر اشفاق اور اہم لوگوں نے شرکت کی‘ اس کی مختصر رپورٹ گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔ اسی طرح رمضان المبارک سے قبل مولانا نذیر احمد تونسوی‘ حافظ احمد عثمان شاہد امام و خطیب اور مبلغ کی حیثیت سے تقرر کی وجہ سے رابطہ مہم کا کام بہت اچھے انداز میں شروع ہو چکا ہے اور ۶/اگست کو پندرھویں ختم نبوت کانفرنس کے لئے بھی سینٹرل مسجد بک کروائی گئی ہے‘ اشتہارات شائع ہو چکے ہیں۔ مولانا محمد اسعد مدنی‘ مولانا فضل الرحمن‘ مولانا احمد خان بجرین‘ مولانا تنویرالحق تھانوی‘ مفتی محمد رفیع عثمانی اور دیگر علماً کرام سے رابطے ہو رہے ہیں‘ اس سال ڈنمارک میں بھی ختم نبوت کانفرنس کے آغاز کا فیصلہ کیا جا چکا ہے‘ جبکہ بیلجیم اور جرمنی میں بھی حسب سابق کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ طہٰ قریشی صاحب‘ حافظ احمد عثمان ایڈووکیٹ‘ مولانا منظور احمد الحسینی‘ رابطہ مہم شروع کر رہے ہیں جبکہ مولانا اکرم طوفانی‘ مولانا نذیر احمد تونسوی‘ مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی وغیرہ پندرہ جون تا ۶/اگست رابطہ مہم کریں گے۔ حضرت اقدس حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ‘ حضرت اقدس نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمن جالندھری آخری پندرہ دن دورہ کریں گے۔ انگلینڈ کے علماً کرام بھرپور تعاون کر رہے ہیں اور نئے نظم و ضبط پر گہرے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ انشاء اللہ جس انداز سے کام ہو رہا ہے اس کے لئے مولانا منظور احمد الحسینی‘ طہٰ قریشی‘ حافظ احمد عثمان ایڈووکیٹ‘ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جلد ہی پاکستان سے دیگر مبلغین اور مخلص ساتھیوں کا دفتر ختم نبوت لندن میں تقرر کیا جا رہا ہے تاکہ کام کو زیادہ مؤثر بنایا جا سکے‘ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆......☆☆

دینی اداروں کے خلاف انگریزی اخبارات کا پروپیگنڈہ

اور اس کے جواب میں حقائق پر جامع تبصرہ

جو لوگ یا جو حکومتیں دینی مدارس کی مخالفت میں مسلسل اپنی صلاحیت اور طاقت کو بے دریغ استعمال کر رہے ہیں وہ دراصل اللہ تعالیٰ سے براہ راست ٹکر لے رہے ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ:

ترجمہ: "قرآن کریم ہم نے ہی نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔"

تو جو بھی مکاتب قرآن یا مدارس کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا وہ دراصل براہ راست اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرے گا۔ تاریخ شاہد ہے کہ جس نے بھی مدارس بند کرنے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے اس کو نیست و نابود کر دیا۔ (اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بے نظیر' نواز شریف کی حکومتیں عبرت کے لئے کافی ہیں) کیا جنرل مشرف کی دلیرانہ اور مجاہدانہ پالیسی کی بنا پر اللہ نے مقبولیت عطا نہیں کی؟! اس لئے جو حکومت بھی اپنی بقا چاہتی ہے اس کو چاہئے کہ دینی مدارس سے بھرپور تعاون کرے' بلاشبہ دینی مدارس کے بے شمار مثبت پہلو ہیں:

۱:...... سب سے اہم چیز یہ کہ دینی مدارس میں کلام اللہ اور دین اسلام کی تعلیم دی جاتی ہے کہ جس کے نام پر یہ ملک قائم کیا گیا ہے اور ملک کے دستور کا بنیادی جزو ہے جبکہ کالجوں میں چند تنظیموں کے علاوہ باقی سب تنظیمیں صوبائیت اور لسانیت کی بنیاد پر نفرت پھیلاتی ہیں' ملک توڑنے کا کھلے عام پروپیگنڈہ کرتی ہیں' جبکہ پاکستان بنتے وقت نعرہ لگایا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا: "لا الہ الا اللہ" یہ ملک کلمہ کی بنیاد پر قائم ہوا تھا اور قائداعظم محمد علی جناح نے مغربی پاکستان میں جھنڈا حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ سے لہروایا اور مشرقی پاکستان میں علامہ ظفر احمد عثمانیؒ سے لہرواکر پاکستان کی آزادی کا اعلان کیا۔

۲:...... دینی مدارس کے طلبہ پاکستان کی حفاظت کے لئے مسلح افواج کے ساتھ شانہ بشانہ ہر وقت تیار رہتے ہیں' جس کی واضح مثال جہاد کشمیر ہے کہ جس میں ہزاروں طلباً کرام شہید ہو چکے ہیں۔

مرسلہ: قاری عبدالاحد

۳:...... دینی مدارس کے طلباً کرام بھی افغانستان کے جہاد اور کشمیر کی تحریک آزادی میں شرکت کو' دشمنان اسلام دہشت گردی کے طور پر پیش کرتے ہیں' یہ دہشت گردی نہیں بلکہ یمین وفاداری کا ثبوت ہے روس جو کہ دنیا کا سپر پاور تھا پاکستان کی سرحد اسپین بولدک جو کہ چمن کے قریب ہے وہاں تک پہنچ کر شراب پی کر نعرے لگا رہا تھا کہ اب پاکستان پر قبضہ ہونے والا ہے اس وقت اس سپر پاور سے ٹکرانے والے یہی مجاہد طلبہ کرام ہی تھے کہ جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے پاکستان کو بچایا' جن میں سے چند ایک کو دنیا طالبان کے نام سے جان چکی ہے۔

۴:...... دینی مدارس ہمیشہ سے دہشت گردی کے خلاف رہے اور دینی مدارس میں ہمیشہ محبت اور اخوت اور بھائی چارگی کا درس دیا جاتا رہا ہے' اس لئے ہر دینی مدرسے میں ملک کے تمام صوبوں کے طلباً تعلیم حاصل کرتے ہیں' انہیں کوئی صوبائی تعصب نہیں ہوتا' اس کے برعکس کالجوں' یونیورسٹیوں میں دوسرے صوبوں کو برداشت نہیں کیا جاتا' جو لوگ دینی مدارس پر دہشت گردی کا الزام لگاتے ہیں وہ حقیقت سے ناآشنا اور کم فہم لوگ ہیں یا کسی غیر ملکی ایجنسی کے آلہ کار ہیں' مرنے کے بعد ان کی آنکھ کھلے گی کہ دہشت گرد کون تھا؟ اور دنیا و آخرت میں کامیاب لوگ کون ہیں' اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر چلنے والے کامیاب ہیں یا یہودیوں کے نقش قدم پر چلنے والے کامیاب ہیں؟

۵:...... کسی بھی دینی مدرسے سے آج تک کوئی اسلحہ برآمد نہیں ہوا جبکہ کالجوں' یونیورسٹیوں اور ہاسٹلز سے اکثر اسلحہ برآمد ہوتا رہتا ہے' کراچی یونیورسٹی جیسے معروف تعلیمی ادارہ میں سیکورٹی فورسز اور رینجرز تعینات کئے بغیر تعلیمی سرگرمیوں کا جاری رکھنا محال ہے' دینی مدارس کے طلباً بھی آوارہ گردی کرتے نظر نہیں آئیں گے' لڑکیوں کو پریشان کرنے وغیرہ جیسی حرکتوں میں ملوث نہیں پائے گئے جبکہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں یہ روزمرہ کا معمول ہے۔

۶:...... دینی مدارس کے فارغ التحصیل افراد کبھی رشوت اور لوٹ کھسوٹ میں ملوث نہیں پائے گئے' جبکہ اعلیٰ سے اعلیٰ یونیورسٹیوں کے فارغ شدہ افراد نے ملک کو لوٹنے کھسوٹنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی جبکہ سابقہ تمام حکومتوں کے اکثر وزراء ملک کا اربوں روپیہ لوٹ چکے ہیں' کتنے مفرور ہیں' کتنے قید ہیں لیکن ایک بھی دیندار وزیر یا تاجر کرپشن

کے کیس میں ملوث نہیں پایا گیا' وجہ اس کی یہ ہے کہ مغربی سیکولر تعلیمی اداروں میں خود غرضی اور نفس پرستی سکھائی جاتی ہے جبکہ دینی اداروں میں خدمت خلق اور قربانی کا جذبہ پیدا کیا جاتا ہے اور دینی مدارس کے طلبہ کے لئے ملک و قوم کو لوٹنا کھسوٹنا تو ناقابل تصور ہے وہ تو اس کے لئے اپنی قیمتی جان بھی نذر کرنے کو تیار رہتے ہیں۔

۷:...... دینی مدارس کے طلباً قانون کا احترام کرنے والے' بڑوں کی عزت اور والدین کی خدمت کرنے والے ہوتے ہیں' جبکہ کالج کے طلباً میں یہ خوبی مفقود ہوتی ہے اس لئے اسکول اور کالج کے طلباً بڑی تعداد میں اسکول چھوڑ کر مدارس کا رخ کر رہے ہیں۔

۸:...... آج کل کالج اور اسکولوں میں فیس اور فنڈز کے نام پر غریب طلباً کی کھال اتاری جارہی ہے اور والدین کی حالت بھی ناقابل بیان ہے لیکن دینی مدارس میں عزت اور احترام کے ساتھ ایمان اور اسلام کی خلعت پہنائی جاتی ہے' اسکول اور کالج کے پڑھے لکھے لاکھوں کی تعداد میں دربدر کی ٹھوکریں کھارہے ہیں نوکری نہیں ملتی مگر ایک بھی صحیح عالم دین یا حافظ' قاری بے کار نہیں ملے گا۔ دینی مدارس میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں۔

۹:...... دینی مدارس کے خلاف کام کرنے والے خود دنیا سے ختم ہوجائیں گے' اللہ کا دین اور دینی مدارس جو کہ اسلام کے قلعے ہیں' قیامت تک انشاء اللہ باقی رہیں گے کیونکہ یہ دین قیامت تک کے لئے آیا ہے' جس دن یہ دیندار اللہ والے ختم ہوجائیں گے اسی دن اللہ تعالیٰ دنیا کا یہ دستر خوان لپیٹ دیں گے یعنی قیامت آجائے گی۔

۱۰:...... آج کل دینی مدارس کے طلباً کرام کو خصوصاً اور دیندار عوام کو عموماً بنیاد پرست کہا جاتا ہے یہ شوشہ بھی اہل یورپ نے ایجاد کیا ہے تاکہ دنیا کو معلوم ہوجائے کہ بنیاد پرست لوگ اپنے باپ کی حلالی اولاد ہیں' ان کی بنیاد مضبوط ہے' اہل یورپ میں باپ کا نام پوچھنے کو گالی تصور کیا جاتا ہے وہاں پاسپورٹ میں ولدیت کی جگہ پر ماں کا نام لکھا جاتا ہے' اس لئے کہ کسی کو اپنا اصلی باپ معلوم ہی نہیں ہے۔

۱۱:...... اس پرفتن دور میں اہل یورپ سے متاثر ہوکر چند لوگ کہتے ہیں کہ سارا یورپ اہل مغرب وغیرہ دینی خدام اور دینی مدارس کی مخالفت کر رہے ہیں اور بلاوجہ ساتھ ساتھ نصیحت بھی کر رہے ہیں کہ مدارس عربیہ بند کردیں تاکہ دشمنی ختم ہوجائے اگر دشمنی اور مخالفت صحیح نہ ہوتی تو حق اور باطل کی پہچان کیسے ہوتی؟ مزید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے انبیاً کرام علیہم السلام کے دشمن خود پیدا کرتا ہے تو ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں تاکہ حق اور باطل کا اظہار ہوتا رہے اور یہ معرکہ تاقیامت جاری رہے گا اس کا پہلا مظاہرہ خداوند کریم کے سامنے اس وقت وقوع پذیر ہوا تھا جب شیطان ابلیس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے گریز کیا تاکہ قیامت تک یہ مظاہرہ ہوتا رہے کہ شیطان والے کون ہیں اور اللہ والے کون ہیں؟

۱۲:...... دینی مدارس کے طلباً کرام بھی نشہ آور اشیاً مثلاً ہیروئن اور شراب وغیرہ کے استعمال میں ملوث نہیں پائے جاتے جبکہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباً میں یہ لعنت تیزی سے پھیل رہی ہے جس کی وجہ اخلاقی تربیت اور دینی تعلیم کی کمی ہے۔

۱۳:...... آج کل اسکول اور کالج کے ماحول سے گھبرایا ہوا ایک نیک اور صالح بچہ ایک دن اسکول سے آکر اپنے والد سے درد بھری آواز میں کہتا ہے میرے پیارے ابا جان...... آپ مجھے ماڈرن اسکول کیوں بھیجتے ہیں مجھے تو اسکول بالکل ہی پسند نہیں ہے...... باپ...... آخر کیا وجہ ہے؟ بچہ ابو وہاں لڑکیاں ناچتی ہیں' لڑکے میوزک بجاتے ہیں...... باپ...... توبہ توبہ بچہ ابو پوری بات تو سنیں میرے اردو کے ٹیچر بہت بڑے شاعر ہیں مگر شراب پیتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ روسی خلاباز نے خدا کو آسمان پر ہر جگہ تلاش کیا ہے مگر خدا کو کہیں نہیں پایا' وہ خدا کے غضب سے بالکل نہیں ڈرتے' باپ' لاحول ولا قوۃ الا باللہ...... بچہ...... ابو پوری بات تو سنیں انگریزی کے استاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہیں اور بتاؤں سائنس کے استاد ہم کو بندر کی اولاد بتاتے ہیں' کہتے ہیں کہ ڈارون نے اس کو ثابت کردیا ہے...... ابو کیا آپ واقعی بندر کی اولاد ہیں؟ اور بتاؤں آرٹ کے استاد مجھے شرابی کا پارٹ دینا چاہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا:

تہذیب میں تم نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

۱۴:...... ہیومن رائٹس...... یعنی انسانی حقوق...... آج کل اہل یورپ اور جدید تعلیم یافتہ لوگ دیندار لوگوں کو کہتے ہیں کہ یہ عورتوں پر ظلم کرتے ہیں ان کے حقوق کا خیال نہیں رکھتے معاشرت کا خیال نہیں رکھتے ہیں اور داڑھی رکھتے ہیں...... اسلام نے عورتوں کو جتنے حقوق دیئے ہیں بے دین لوگ اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے' اہل یورپ نے اپنی شہوت کے نشہ میں عورتوں پر اتنا ظلم کیا ہے کہ ان بے چاریوں کے کپڑے تک

اتار لئے ہیں خود تھری پیس سوٹ پہنتے ہیں اور عورتوں کی قمیض بھی اتارلی ہے اور شلوار کی جگہ جڈی پہنادی جو کہ ون پیس کا کوارٹر بھی نہیں۔

یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان بھی ہماری طرح بے غیرت اور بے حیا ہو جائیں' اسلام نے عورتوں کے حقوق کا بے انتہا خیال رکھا ہے' مسلمان عورت گھر کے اندر کی حکمران ہوتی ہے ہر شخص اس کو محبت اور عقیدت سے دیکھتا ہے' عورت کسی کی ماں ہے' کسی کی پھوپھی ہے' کسی کی دادی ہے' کسی کی نانی ہے' ہر چھوٹا بڑا عقیدت محبت سے سلام کرتا ہے' دعا کراتا ہے' گھر پر مکمل اس کی حکومت ہوتی ہے' شوہر کماتا ہے عورت خرچ کرتی ہے' کھانا پکاتی ہے سب اس کی مرضی سے ہوتا ہے' یورپ میں بوڑھی عورت کو اولڈ ہاؤس میں داخل کرادیا جاتا ہے' کرسمس کے موقع پر کیک پہنچوایا جاتا ہے یہ ہیں یورپ کے انسانی حقوق! کیا یورپ کی طرح پاکستان میں بھی اولڈ ہاؤسز کی ضرورت ہے؟ الحمدللہ ثم الحمدللہ بالکل ہی نہیں۔

۱۵:......بات مدارس پر چلی تھی تو مدارس ہی پر ختم کرتا ہوں انڈیا کے ایک گاؤں دیوبند کے اندر واقع ایک دارالعلوم کے منتظم اعلیٰ جنہوں نے اپنے عہدہ پر چالیس برس تک خدمات انجام دیں وہ اپنے ادارہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سو برس میں جن طلبا کرام نے دارالعلوم سے استفادہ کیا اور جن کے تمام تعلیمی اخراجات دارالعلوم نے برداشت کئے ان کی مجموعی تعداد : ۷۲۷۶۵ ہے اور جنہوں نے مکمل تعلیم پاکر سند فراغت حاصل کی ان کی تعداد : ۷۴۱۷ ہے اور تعمیرات کے اخراجات کو چھوڑ کر سو برس میں دارالعلوم کا کل خرچہ ستانوے لاکھ چھیالیس ہزار پچاس روپے تیرہ آنہ نو پائی ہے اب اگر اس خرچہ کو ۷۲۷۶۵ طلبا پر تقسیم کیا جائے تو ایک طالب علم پر خرچ کی کل مقدار ۱۳۴ روپے بنتی ہے اور اگر اس پوری رقم کو صرف فراغت حاصل کرنے والے طلبا کرام پر تقسیم کیا جائے تو ایک مکمل عالم دین تیار کرنے پر خرچ کی کل مقدار ۱۳۱۴ روپے بنتی ہے۔

اس دارالعلوم کے چند فضلا کرام کا جن کا قائدانہ کردار مسلم قوم پر احسان کی حیثیت رکھتا ہے: علامہ شبیر احمد عثمانیؒ' علامہ ظفر احمد عثمانیؒ' مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ' سابق وزیر اعلیٰ سرحد مفتی محمودؒ' سابق ایم این اے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔

ں

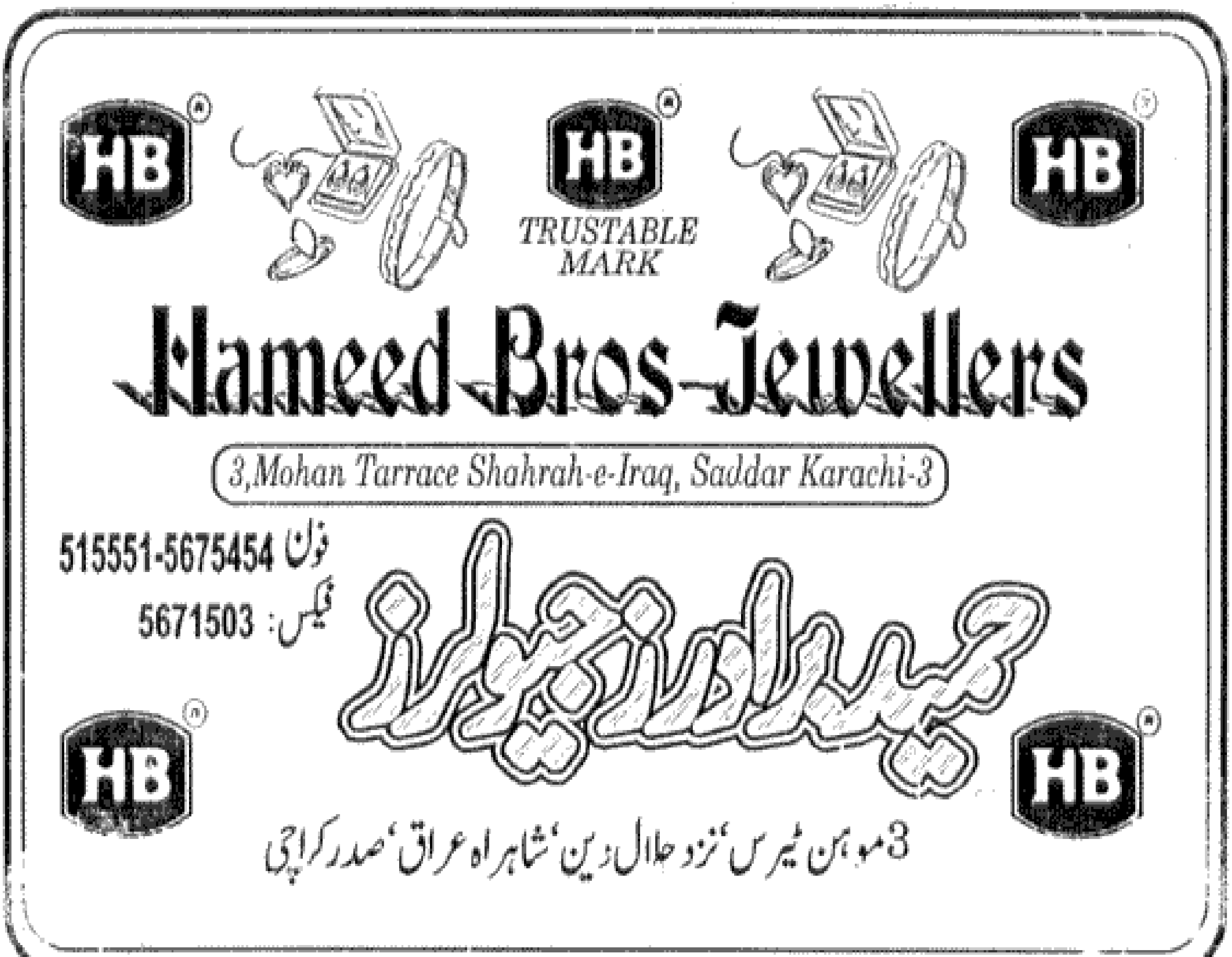

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جس سچی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ پیش کیا تاریخ انسانیت ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا لیکن دشمنان رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے محبوب کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنا بھی برداشت نہ کیا۔

پروانے کو چراغ، بلبل کے لئے پھول بس　　صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس　　(مدیر)

صحابہؓ کی جماعت اس روئے زمین پر وہ عظیم جماعت تھی کہ جن سے بڑھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہنے والی اور اسلام پر اپنا سب کچھ فدا کر دینے والی جماعت کوئی اور نہ تھی اور نہ ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ صحابی تھے کہ جنہوں نے حیات نبوی میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور آفتاب نبوت کے غروب ہو جانے کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نقش قدم پر چلے اور جن کے بارے میں قرآن پاک کا واضح اعلان ہے کہ:

ترجمہ: "اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جنہوں نے اس کی تصدیق کی وہی متقی ہیں۔"

خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"ابوبکر مجھے سب سے بڑھ کر محبوب ہیں۔"

(صحیحین)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ صرف یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت کو امت پر بھی واجب کر دیا اور فرمایا:

"میری امت پر واجب ہے کہ ابوبکرؓ سے محبت والفت کرے اور ان کا شکریہ ادا کرتی رہے۔"

(ابن عساکر)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کی رگوں میں لہو بن کر دوڑتی تھی، قدم قدم پر آپ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت حق بلند کی تو سب سے پہلے دست حق پر بیعت کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، امام ابن

ذیشان حیدر، کراچی

اسحٰق نے حضرت عبداللہ بن حصین سے یہ روایت نقل کی ہے کہ: "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں نے جس کسی کے سامنے بھی اسلام پیش کیا اس نے کچھ نہ کچھ تردد کیا، لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے میں نے جیسے ہی اسلام پیش کیا، انہوں نے بلا تامل میری تصدیق کی اور ایمان لائے۔"

قبول اسلام کے بعد تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام کی خاطر تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام تعلیمات پر صدق دل سے ایمان لاتے چلے گئے۔ واقعہ معراج جب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے سامنے پیش کیا تو سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلام کا مذاق اڑایا بعض مشرکوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کہا کہ: "تمہارا دوست تو ایسی ناقابل یقین بات کہتا ہے" یہ سنتے ہی اس سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بے اختیار جواب دیا کہ: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سراپا ڈوبے ہوئے تھے۔ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوتے تو آفتاب نبوت کے حسین و جمیل چہرہ مبارک کو دیکھتے رہتے تو کبھی لسان نبوت سے نکلنے والی حکمت کی باتوں کو سن کر دل و دماغ میں محفوظ کر کے عشق کے نشے میں جھومتے رہتے، آپ رضی اللہ عنہ کے سینے میں آقائے دو جہاں رحمت للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سینے میں موجزن رہتی۔

جو آگ کی خاصیت وہ عشق کی خاصیت
اک سینہ بہ سینہ ہے اک خانہ بخانہ ہے

اولاد جو والدین کے نزدیک جان سے بھی

زیادہ عزیز ترین چیز ہوتی ہے' اور جس کی خاطر انسان روکھی سوکھی کھاتا ہے لیکن اسے اچھا کھلاتا اور پلاتا ہے' اور اپنی جان سے بڑھ کر اس کی حفاظت کرتا ہے لیکن اس اولاد کی محبت مغلوب ہونی چاہئے اور اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت غالب ہونی چاہئے۔ اس بات کی وضاحت حضورؐ کی اس حدیث سے ملتی ہے کہ :

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اسے میں (یعنی محمد رسول اللہ) ماں باپ' اولاد اور سب لوگوں سے بڑھ کر عزیز نہ ہو جاؤں۔"

اس محبت کی عملی تصویر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی غزوہ بدر کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ (جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے) مشرکین مکہ کے ساتھ شامل ہو کر مسلمانوں کے خلاف لڑنے آئے تھے جب اس عظیم باپ نے بیٹے کو میدان جنگ میں دیکھا اور اپنے محبوب کے مقابل دیکھا تو غصہ سے فرمایا کہ : "این مالی یا خبیث" "خبیث میرے حقوق کیا ہوئے ؟ لیکن بیٹے پر اس ڈانٹ کا خاطر خواہ اثر نہ ہوا اور وہ لڑائی میں بدستور شریک رہے' اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح ہوئی کچھ عرصہ بعد حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بھی اسلام لے آئے۔ ایک دن باتوں میں بیٹے نے کہا کہ ابا جان! غزوہ بدر میں ایک موقع پر آپ میری تلوار کی زد میں آگئے تھے لیکن آپ کی محبت غالب آگئی' یہ سن کر اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا جو کہ ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف ہوتا ہے فرمایا : "بیٹے اگر تو میری تلوار کی زد میں آجاتا تو میں تجھے کبھی نہ چھوڑتا۔"

دشمن حق سے مسلمان کی قرابت کیسی
اس کا رشتہ ہے فقط حب خدا عزوجل

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے کے منتظر رہتے' ایک نازک موقع پر مشرکین مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم میں گھیر کر حملہ کر دیا' کسی نے جاکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خبر دے دی اپنے رفیق کی خبر لو یہ سننا تھا کہ دل و دماغ میں ہلچل مچ گئی' دل بے تاب ہو گیا' تڑپتے ہوئے حرم پہنچے جا کر جو دیکھا کہ مشرکین مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دست درازی کر رہے ہیں' جلال میں آگئے' بے اختیار اس خطرناک مجمع میں گھس گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے ایک ایک مشرک کو مار مار کر ہٹانے لگے اور کہنے لگے : "تم پر افسوس ہے کہ ایک ایسے شخص کو تم اس کہنے پر مارتے ہو کہ میرا رب اللہ ہے اور حال یہ کہ وہ اللہ کی جانب سے روشن دلیلیں تمہارے پاس لایا ہے۔"

جب مشرکین مکہ نے یہ دیکھا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا اور ان پر پل پڑے' لیکن عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کی ہر ضرب پر کہنے لگا : "بارکت یا ذوالجلال والاکرام" ان کے نزدیک تو خود کو دشمنوں کے حوالے کرنا آسان تھا لیکن محبوب پر آنچ بھی آئے یہ بات اس عاشق کو سخت ناپسند تھی۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ :

مشرکین نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گرا کر پاؤں سے روندا عتبہ بن ربیعہ جو قریش میں بردبار سمجھا جاتا تھا وہ بھی اس قدر غصے میں آیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے چہرے پر اپنے سخت تلے والے جوتے سے پے در پے اتنی ضربیں لگائیں کہ ان کا سارا منہ سوج گیا اور ناک اس میں چھپ گئی۔ ادھر جب یہ سارا حال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قبیلہ والوں کو معلوم ہوا تو فوراً ان کو چھڑا کر گھر لے آئے' آپ بے ہوش تھے' لیکن جب ہوش میں آئے تو فرمایا : رسول اللہ کا کیا حال ہے ؟ اللہ رے کیا انتہائے عشق ہے کہ اپنے زخموں سے نکلنے والے خون اور تکلیف کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں ہے' پرواہ ہے فکر ہے' غم ہے تو اس بات کی کہ میرے محبوب کا کیا حال ہے ؟ جس کی محبت جس کے لئے تڑپ دل میں ہو تو عاشق تو اسی کی فکر کرے گا۔ نار عشق تو اسی وقت سرد ہوتی ہے جب وصل ہو جائے۔ دل بے قرار کو بے قرار آنکھوں کو اسی وقت قرار آتا ہے' جب محبوب سامنے ہو' ورنہ پیاسا دل اور پیاسی آنکھوں کی پیاس کب بجھے گی اور جب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہو جائے' وہ ہو کہ جس نے رب العالمین عرش بریں پر معراج کرائے' جس کے لئے دنیا قائم کر دے اور جس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ تاقیامت جوڑے دے "لا الہ الا اللہ محمد رسول" اور جو اتنا خوبصورت کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں

دیکھا گویا آپ کے رخسار مبارک میں سورج تیر رہا ہے' جب آپ مسکراتے تھے تو دیواروں پر اس کی چمک پڑتی تھی زلف مبارک ایسی کہ۔

گھٹا اٹھی ہے تو بھی کھول زلف عنبریں ساقی
ترے ہوتے فلک سے کیوں ہو شرمندہ زمیں ساقی

حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر تو انگلیاں کاٹ لیں تھیں زلیخا کی ہجولیوں نے لیکن خدا کی قسم صدیق رضی اللہ عنہ کے اس محبوب کے اشارے پر تو سر قلم ہو جاتے تھے۔

اپنے یوسفؑ کو میرے یوسفؐ پہ مت ترجیح دے
اے زلیخا اس پہ سر کٹتے ہیں اس پہ انگلیاں

دنیا کی فانی لیلاؤں پہ مرنے والو! مرنا ہے تو اس ذات پر مرو جس سے چاند کی چاندنی بھی شرما جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹوٹ کر چاہا تھا' جبھی تو آنکھیں تڑپ رہی ہیں کہ دیدار محبوب ہو جائے' کان منتظر ہیں آواز محبوب کے لئے بھوک و پیاس اور تکلیف کی پرواہ نہیں جب حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: "وہ دار ارقم میں خیریت ہیں تو عاشق رسول بولا کہ خدا کی قسم! جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہ لوں گا نہ کچھ کھاؤں گا نہ کچھ پیوں گا۔"

چنانچہ ماں ام الخیر مجبور ہو گئیں' سہارا دے کر دار ارقم لائیں جونہی دیدار ہوا' آنسوؤں کا بند ٹوٹ گیا ادھر چشم نبوت آنسوؤں سے تر ہے ادھر مجسم عشق رو رہا ہے' پھر محبوب نے جھک کر پیشانی صدیق پر محبت کی مہر ثبت کی' دل بے قرار' قرار پا گیا' آنکھوں کی پیاس بجھ گئی' جدائی کی آگ کو وصل کی جنم نے سرد کر دیا' حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ۔

پیاسا چاہے جیسے آب سرد
تیری چاہ اس سے بھی بڑھ کر ہے مجھ کو

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے دنیا میں صرف تین چیزیں محبوب ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنا سبحان اللہ تنہائی کا موقع ہے اور محبوب سامنے ہے اور عاشق والی کیفیات و احساسات بیان کر رہا ہے' دوسری چیز فرمائی کہ آپ کے سامنے بیٹھنا اور تیسری چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کرنا' ہی کے عشق کے دعویدارو! یہ ہے اصلی عشق کہ اپنا سب کچھ قربان کر دیا لیکن محبوب پر آنچ بھی نہ آنے دیا' ازل سے عشق و محبت کی داستانیں چلی آرہی ہیں' لیکن خدا کی قسم جیسا عشق' جیسی محبت

باقی صفحہ ۹ پر

جبار کارپٹس

ڈیلرز
☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ
☆ ثمر کارپٹ ☆ وینس کارپٹ ☆ اولمپیا کارپٹ

مساجد کے لئے خاص رعایت

Phone : 6646888-6647655
Fax : 092-21-5671503

۴۔ این آر او نیوز حیدری پوسٹ آفس
بی۔ جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

قسط: 1

لاہوری مرزائیوں کے دجل کا انکشاف

حضرت مولانا ظہور احمد بگوی ؒ

امت مرزائیہ کے پیغامی یا اندلسی گروہ کے امیر مسٹر محمد علی کے تالیف کردہ متعدد ٹریکٹ و رسائل غافل و بے خبر سنیوں میں ہر سال تقسیم ہوتے ہیں' ایسے رسائل کا ایک بنڈل کپتان مرزا حمید اللہ بیگ رئیس سامانہ کو ایک مرزائی مبلغ نے پیش کیا' کپتان صاحب نے وہ تمام رسائل دفتر شمس الاسلام میں بھیج دیئے' اور مرزائیوں کے دلائل کا جواب طلب کیا' ہم حیران تھے کہ کونسی دلیل کا جواب دیں' تمام رسائل بے ہودہ لن ترانیوں' افترا' بہتان' اور مغالطات سے بھرپور ہیں' ایک دلیل بھی ایسی نہیں جو دعویٰ کے مطابق ہو' سب میں مندرجہ ذیل تین امور کو ہی مختلف طریقوں سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

(۱)...... حدیث بعثت مجددین سے ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا ضروری ہے۔

(۲)...... مرزا غلام احمد صاحب چودھویں صدی کے مجدد تھے اور انہوں نے شاندار اسلامی خدمات انجام دیں اور مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

(۳)...... علمأ اسلام کا ہمیشہ مشغلہ تکفیر رہا' لہذا علما کرام کا فتویٰ کفر دربارہ مرزائیان بالکل غلط اور قابل اعتناء نہیں۔

ان تین امور کے سوا اور کوئی چیز ان رسائل میں موجود نہیں جس کو قابل تشریح سمجھا جائے' لہذا ہم ان امور پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں' تاکہ سادہ لوح و بے خبر مسلمان مرزائیوں کی چالبازیوں سے محفوظ رہیں۔

حدیث بعثت مجددین:

مشکوٰۃ شریف کتاب العلم میں ہے:

﴿ان اللّٰہ یبعث لهذا الامة علی رأس کل مائة من یجدد لها دینها﴾ (رواہ ابوداؤد)

"اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے بعد ایسے آدمی اس امت میں پیدا کرے گا جو دین کی تجدید کیا کریں گے۔"

مرزائی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی رو سے صدی کے سر پر کسی مجدد کا آنا ضروری تھا' بتاؤ چودھویں صدی کے سر پر کون آیا' چونکہ کسی نے بھی بجز مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مجددیت کا نہیں کیا لہذا اس کو مجدد تسلیم کرو! ورنہ تمہارے پاس اس حدیث کا کیا جواب ہے:

جواب (۱): سن ہجری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رائج نہ تھا' اس وقت عرب میں سن عام الفیل یا مسلمانوں میں سن ولادت یا سن بعثت نبوی رائج تھا لہذا رأس کل مائة سے چودھویں صدی ہجری کا سر امان لینا قطعاً صحیح نہیں اور دعویٰ بلا دلیل ہے' مرزا صاحب آئینہ کمالات اسلام ص ۲۷۰ پر لکھتے ہیں:

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دمشق میں کوئی منارہ نہ تھا اس لئے جس حدیث میں منارہ کا ذکر ہے وہ غلط ہے۔"

پس مرزاجی کے مسلمہ اصول کے مطابق بھی سن ہجری مراد لینا صحیح نہیں' بلکہ

جواب (۲): من یجدد لها سے ایک شخص مراد لینا صحیح نہیں' من کا لفظ اگرچہ مفرد ہے مگر معنی کے لحاظ سے عموم یعنی جمع ہے' قرآن مجید میں (ومن الناس من یقول الایہ) میں جمع کے لئے مستعمل ہے' لہذا ہر سو سال کے بعد کئی اشخاص کا مختلف مقامات پر تجدید دین کے فریضہ میں منہمک ہونا ضروری ہے' مرزائیوں کی کتاب عسل مصفی (مصدقہ نورالدین وغیرہ) میں فہرست مجددین امت درج ہے' ہر صدی میں کئی بزرگان دین کو اس صدی کا مجدد قرار دیا گیا ہے' اس سے ظاہر ہے کہ مرزائیوں کے ہاں بھی یہ امر مسلم ہے کہ مجدد ایک ہی شخص نہیں بلکہ کئی ہو سکتے ہیں۔

جواب (۳): مجدد کے لئے دعویٰ کرنا ضروری نہیں' مجدد کا انکار باعث کفر و ضلالت نہیں اگر یہ صحیح نہیں تو تیرہ سو سال میں جس قدر مجددین پیدا ہوئے ان میں سے کسی ایک کا دعویٰ اس کی کسی کتاب سے دکھلا دیں کہ مجدد ہوں اور صدی کے سر پر بموجب حدیث مبعوث ہوا ہوں' اور میرا انکار رسول خدا کا انکار ہے وغیرہ وغیرہ۔

جواب (۴): جتنے بزرگان دین کو آج تک مجدد سمجھا گیا' ان کے کارناموں اور جذبات کی

بنا پر سمجھا گیا اور ان کے زمانہ میں یا ان کے بعد دوسرے بزرگان دین نے ان کو مجدد سمجھا اور وہ مجدد مشہور ہوئے۔

جواب (۵): دور حاضر میں بھی ہر اسلامی ملک میں ایسے بزرگان ملت موجود رہے ہیں جن کو اپنے اپنے قیاس کی بنا پر لوگوں نے مجدد مائۃ الحاضرہ سمجھا' مثلاً شیخ سنوسی مرحوم' علامہ شکیب ارسلان' ڈاکٹر اقبال' مولانا احمد رضا خان بریلوی' شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب' مولانا اشرف علی صاحب تھانوی' سلطان عبدالعزیز ابن سعود وغیرہ وغیرہ۔ لوگوں نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق ان میں سے ہر ایک کو مجدد سمجھا' ان میں سے جس نے بھی شریعت کے مقرر کردہ دستور کے مطابق تجدید و احیائے دین کا کام کیا اسے مجدد تسلیم کرنے میں کوئی حرج نہیں'

جواب (۶): اگر ہم تسلیم کرلیں کہ عہد حاضرہ کا مجدد ہم میں موجود نہیں تو مرزا صاحب کو مجدد تسلیم کرلینا کیسے ضروری ہوا۔

کس نیاید بزیر سایہ بوم
گر ہما از جہاں شود معدوم

کیا کوئی عقلمند گوارا کرسکتا ہے کہ شہد اگر نہ ملے تو سم الفار کھالے' روٹی نہ ملے تو مٹی تناول کرنا شروع کردے' پانی نہ ملے تو پیشاب پی لے (وقس علی ہذا)

جواب (۷): ہمارا آخری و تحقیقی جواب یہ ہے کہ جس پتھر پر مرزاجی نے عمارت مجددیت کھڑی کی تھی وہ پتھر ہی بوسیدہ ہے' یہ حدیث مؤقوف ہے لہٰذا حجت نہیں (ابوداؤد)

کتاب الملاحم جلد دوم اس حدیث کے راویوں میں ابن وہب ہے جو مدلس ہے یعنی تدلیس کرتا ہے لہٰذا قابل اعتبار نہیں ہے۔ (تہذیب التہذیب ترجمہ ابن وہب)

کیا ایسی ہی حدیثوں پر استدلال کی عمارت کھڑی کرکے تمام دنیا کو مرزاجی کی غلامی کی دعوت دی جاتی ہے۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

مرزاجی کے دعاوی:

مرزاجی نے کئی روپ بدلے' مجدد بنے' مہدی کہلائے' مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا' اس سے ترقی کرکے کرشن جی کی مہاراج کہلائے' آریوں کے بادشاہ اور جے سنگھ بہادر بنے' بعد ازاں ظلی' عکسی' مجازی و بروزی نبی بنے' آخر کار ۱۹۰۱ء میں کھلے طور پر نبوت کا دعویٰ کیا' ایک شخص پٹواری سے ترقی کرتے کرتے گورنر بن جائے تو گورنری کے زمانہ میں اس کو پٹواری کہنا اس کی زبردست توہین ہے' لاہوری مرزائی مرزاجی کو بار بار مجدد لکھ کر ان کی زبردست توہین کررہے ہیں اگر لاہوری مرزائی دنیا کی آنکھ میں خاک ڈال کر مرزاجی کے دعویٰ نبوت سے انکار کردیں' تو بتائیں کہ یہ کس کے اشعار ہیں۔

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم زکسے
آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم
منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد
آنچہ داد است ہر نبی راجام
داد آن جام را مرا بتمام

(درثمین مجموعہ اشعار مرزا قادیانی)

لاہوری مرزائی بتائیں یہ کس کا دعویٰ ہے

﴿من فرق بینی وبین المصطفیٰ ما عرفنی وما رأی﴾ (خطبہ الہامیہ)

"یعنی جس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے درجہ میں فرق کیا اس نے مجھے پہچانا نہیں' پس مرزا صاحب کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی و غلام کہنے والا مرزاجی کا مرید نہیں کہلاسکتا۔"

مرزاجی نے عربی' اردو' فارسی میں متعدد کتابیں تالیف کیں' ہزاروں کی تعداد میں اشتہار شائع کئے' ان کے دعاوی سے دنیا بھر کے مسلمانوں' آریوں' عیسائیوں غرض ہر ملت کے افراد نے انہیں مدعی نبوت سمجھا' بلکہ آج بھی خود ان کے ماننے والوں کی اکثریت (یعنی قادیانی جماعت) انہیں نبی قرار دیتی ہے' مگر دنیا میں ایسے افراد بھی موجود ہیں جو چند ہزار کی تعداد میں ہوتے ہوئے تمام دنیا کے علم و فہم کے خلاف مرزاجی کے مریدوں کی اکثریت کے خلاف یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزاجی نے نبوت کا دعویٰ کیا' اور لوگوں سے زبردستی تسلیم کرانا چاہتے ہیں کہ دنیا بھر کے علماً ایسے بلید الذہن عقل و علم سے ایسے عاری ہیں جو مرزاجی کی اردو تصانیف بھی سمجھ نہیں سکتے' ہم لاہوری جماعت کے سامنے مرزاجی کے دعویٰ نبوت کا ایک شاہد عدل پیش کرتے ہیں' اس شاہد عدل کا نام ہے مسٹر محمد علی ایم اے جسے لاہوری جماعت نے اپنا امیر بنا رکھا ہے' سنئے محمد علی صاحب کا ایمان یہ تھا

"ہم خدا کو شاہد کرکے اعلان کرتے ہیں ہمارا ایمان ہے کہ مسیح موعود (یعنی مرزاجی) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے' اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے' آج آپ کی متابعت

باقی صفحہ ۷ پر

آخری قسط

تحفظِ ختمِ نبوّت اور ہماری حکمتِ عملی

ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ ۱۹۷۰ء میں مولانا محمد علی جالندھریؒ کا تاریخی خطاب

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں نے حضرت عیسیٰ کو مانا اگرچہ حضرت موسیٰ کی تکذیب نہیں کی' لیکن یہودی نہ رہے۔ عیسائی ہو گئے' اس طرح دو عیسائیوں نے حضور کو مان لیا' اب یہ عیسائی نہ رہے' اگرچہ عیسوی شریعت کی تردید اور حضرت عیسیٰ کا انکار نہیں کیا' لیکن دوسرے نبی کو ماننے سے پہلے کی امت میں نہ رہے' تو یہ ثابت ہوا کہ کسی دوسرے نبی کو ماننا پہلے کی امت سے نکلنا ہے۔ اس طرح جو شخص حضور کے بعد کسی اور کو نبی مان لے (جس طرح کی مرزائی) وہ حضور کی امت میں نہیں اگرچہ حضور کی تردید نہ کریں۔ حضور کی شریعت کا انکار نہ کریں' بس حضور کے بعد دوسرے کو ماننے سے آپ کی امت میں نہ رہے ان کا مذہب جدا ہمارا مذہب جدا اب بتاؤ کہ یہ اسلام کے فرقہ میں ہے؟ نہیں نہیں کی پرجوش آوازیں۔

ایک نکتہ :

موسیٰ علیہ السلام اپنے وقت کے سچے نبی تھے' عیسیٰ علیہ السلام اپنے وقت کے سچے نبی تھے' سچے نبی کے بعد دوسرے سچے نبی کو مانا' تو پہلے کی امت میں نہ رہے۔ اگر سچے کے بعد کسی دوسرے جھوٹے کو نبی مانا تو پھر یہ حضور کی امت میں رہیں گے؟ (مولانا جالندھری زندہ باد کے نعروں کا دور چلا)

ہم حلالی ہیں :

آپ نے فرمایا کہ تمام انبیاء علیہم السلام سچے تھے' لیکن اپنے اپنے وقت کے لئے لیکن ہمارے نبی فقط ایک ہیں' ماننے ساروں کو ہیں' تابعداری ایک کی۔ مرزائی کیا کہتے ہیں کہ ہم دو باپ مانتے ہیں وہ بھی یہ بھی؟ بھائی عورت یہ تو کہہ سکتی ہے کہ پہلے میرا خاوند وہ تھا اب یہ ہے' اولاد وہاں بھی ہوئی یہاں دونوں حلال کی اور اگر یہ کہے کہ اب یہ بھی میرا خاوند ہے' اور یہ بھی میرا خاوند ہے' اس کے بھی اولاد ہے اس کے بھی اولاد ہوئی یہ دونوں حرام کی ہوں گی یا نہ (لوگوں نے ہنسنا شروع کیا)۔

آپ نے فرمایا کہ میں نے مذاق نہیں کیا خود حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یا ایہا الناس ان ربکم واحد' ان قبلتکم واحد' ان دینکم واحد' ان اباکم واحد' وان نبیکم واحد' لا نبی بعدی او کما قال"

قربان جاؤں حضورؐ کی تعلیمات عالیہ پر تعلیم یافتہ لوگوں کو تو سمجھایا کہ جس طرح خدا ایک ہے ایک دین' ایک اس طرح رسول بھی' ایک اور میرے جیسے ان پڑھ لوگوں کو سمجھایا کہ جس طرح باپ ایک رسول بھی ایک آدمی کے دو باپ نہیں ہو سکتے اس طرح دو رسول بھی نہیں ہو سکتے۔

بات دور چلی گئی میں عرض کر رہا تھا کہ مثل کا پیٹ پورا کرو گرمی چلی جاتی ہے سردی آجاتی ہے' سردی چلی جائے تو گرمی آجاتی ہے۔ سردی گرمی یہ اوقات تبدیل ہوتے رہتے ہیں' کبھی وہ وقت تھا کہ ہم تمام مختلف مکاتب فکر اکٹھے تھے' خدا کی قسم میں بخاریؒ کی بعد یتیم ہو گیا ہوں۔ (لوگوں کی چیخیں نکل گئیں' دھاڑیں مار مار کر رونے لگے)

کل سے کچھ سانس لینے لگا ہوں' آزاد کشمیر کے سابق صدر اور ایک عظیم مجاہد نے میرے سر پر ہاتھ رکھا ہے' مجھے کچھ سانس آنے لگ گیا ہے' ایک عورت تھی اس نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی' اور اس کے سسرال سے کہا کہ خدارا اس کے موٹے سوت کو باریک جاننا' اس کے پیسے ہوئے آٹے کو باریک سمجھنا' مولانا تاج محمود صاحب نے مجھے کہا کہ پڑھے لکھے لوگ آئیں گے' آپ کو ان کے لئے شہر میں کوئی اچھا مکان تلاش کرنا ہو گا' میں نے مکان تلاش کیا' خدا کی قسم مجھے کوئی مکان نہیں ملا' جو ان کی شان کے لائق ہو' چلو میں بھی اس عورت کی طرح کہہ دیتا ہوں کہ اس غریب خانہ کو بوریا بستر کو کوٹھی جاننا' اتنے میں جناب بریگیڈیئر صاحب نے اٹھ کر مولانا سے معانقہ کیا' اور اسپیکر پر اعلان کیا کہ میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے مجھے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے یاد فرمایا ہے آپ مجھے جہاں یاد فرمائیں گے' مجھے حاضر پائیں گے۔ ماشاء اللہ جزاک اللہ (زندہ باد کی آوازیں)

جمعیت علماء اسلام :

سب سے پہلے میں حضرت مفتی صاحب' مولانا ہزاروی صاحب' مولانا درخواستی صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ کی جمعیت سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ کی جماعت دیوبندیوں کی سب سے بڑی اور نمائندہ جماعت ہے' ایک مدت تک آپ اور ہم اکٹھے ملک کی آزادی اور دین کی سربلندی کے لئے کام کرتے رہے' اس لئے میرا آپ پر حق ہے میں آپ سے گزارش کروں کہ آپ تمام دینی جماعتوں کو دعوت دیں اور ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر ساروں کو اکٹھا کریں اور آئندہ انتخاب ختم نبوت کی بنیاد پر لڑیں۔

مرکزی جمعیت :

اس کے بعد مولانا مفتی محمود صاحب' مولانا ظفر احمد صاحب' مولانا احتشام الحق رحمہم اللہ تعالیٰ والی جمعیت سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ لوگ مولانا شبیر احمد عثمانی اور قائداعظم کے ساتھی ہیں' آپ نے پاکستان کے بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے' اور اس وقت نعرہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا: لا الہ الا اللہ کہ یہ ملک دین اور اسلام کی سربلندی کے لئے حاصل کیا گیا ہے' اس لئے آپ حضرات پر ضروری ہے کہ تمام دینی جماعتوں کو عقیدہ ختم نبوت کے نام پر اکٹھا کریں اور ہمارے مطالبات تسلیم کرائیں۔

جمعیت علماء پاکستان :

میں بریلوی حضرات کی نمائندہ جماعت جمعیت علماء پاکستان ان لوگوں کی اکثریت بھی پاکستان کے حق میں تھی ان کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں اور وہی کہتا ہوں جو میں نے ۱۹۵۳ء میں مولانا ابوالحسنات رحمۃ اللہ سے کہا تھا کہ :

"آپ لوگوں کی اکثریت ہے' آپ سواد اعظم کے نمائندے ہیں' آپ خدا کے لئے تمام دینی جماعتوں کو متحد کرنے کی کوشش کریں۔"

اہل حدیث :

میں اہل حدیث حضرات کے علماء سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ آپ سنت رسول اور قرآن کے ہیں' آپ بھی برائے کرم اس مسئلہ میں مثالی کردار ادا کریں۔

اہل تشیع :

میں اپنے اہل تشیع ساتھیوں سے بھی درخواست کروں گا کہ اہل بیت کے محب ہیں' آپ کے لئے ضروری ہے کہ جن لوگوں نے اہل بیت کی توہین کی ہے' ان کے خلاف متحد ہو جائیں۔

مجلس احرار :

میں اپنی محبوب جماعت مجلس احرار سے اپیل کرتا ہوں کہ مجلس احرار اور بخاری کی جائیداد مسئلہ ختم نبوت ہے' آپ اٹھیں اور اس کام میں بخاری کی یاد تازہ کر دیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت :

ان تمام حضرات میں سے جو شخص پہل کرے گا اور علماء کرام کا مشترکہ محاذ بنائے گا' میں اور میری جماعت حیثیت چپڑاسی اور رضاکار ہونے کے آپ لوگوں کی جوتیاں درست کرنے کو فخر سمجھیں گے۔

توں نہیں جیڈے سائیں دامنہ
پھر بھی بخاری صاحبؒ کے مقام پر ہوں

جس جماعت کے مرتے دم تک بخاری صاحب صدر تھے' اس جماعت کا امیر ہوں' اگر میرے ذمہ یہ کام لگا ہے تو میں تمام دینی جماعتوں کو اتحاد کی دعوت دیتا ہوں (ماشاء اللہ زندہ باد) کی آوازیں ہاں ہاں یہ جذباتی بات نہیں ہے۔ انشاء اللہ یہاں سے فارغ ہو کر تمام جماعتوں کو خطوط بھی لکھوں گا' اور فرداً فرداً ملاقات بھی' ایک مسئلہ تحفظ ختم نبوت ہے' جس پر تمام جماعتیں اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ انسان کے جسم میں روح ہے تو ٹھیک ورنہ کچھ کام کا نہیں۔ اس طرح مسئلہ ختم نبوت اسلام کی روح ہے' اگر ختم نبوت کو قرآن سے نکال دو تو پھر قرآن' قرآن نہیں کیونکہ قرآن کہتا ہے کہ :

"میں تمام جہانوں کے لئے ہدایت ہوں"

اب اگر کوئی دوسرا آ جائے تو پھر قرآن ہدایت رہا نہیں تو پھر مجھے اجازت دیں کہ ختم نبوت باقی ہے تو اسلام باقی ہے۔ ختم نبوت نہیں تو اسلام نہیں اور ملک نہیں' ختم نبوت قرآن کی روح ہے ملک کی روح ہے۔

جماعت کی پالیسی :

مجلس تحفظ ختم نبوت غریب سی جماعت ہے وہ براہ راست مروجہ سیاست و الیکشن' میں حصہ نہیں لے گی' اس کا یہ معنی نہیں کہ ملک جدھر چلا جائے میری پارٹی خاموش ہو' نہیں اور ہرگز نہیں۔ کسی ختم نبوت کے منکر یا منکرین ختم نبوت کے حامی نمائندوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا' صدر یحییٰ خان کے اعلان کی روشنی کہ ملک اور اسلام کے غداری کی سرگرمیوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا' آپ سے بھی جو شخص ووٹ مانگے اس سے حلف وفاداری لیں' جس طرح گورنمنٹ ہر اسمبلی کے کامیاب نمائندہ سے حلف وفاداری لیتی ہے۔ آپ کامیاب ہونے سے پہلے حلف وفاداری ختم نبوت لیں کہ کامیاب ہونے کے بعد جا کر اسمبلی

باقی نمبر ۲ پر

قسط نمبر ۲

اسلامی معاشرہ میں صحافیوں کا کردار

قرآن و سنت کی روشنی میں

مولانا محمد عمر جامپوری

دنیا میں ذلت' رسوائی اور بربادی ہے جبکہ آخرت میں جہنم کا دردناک عذاب ہے۔ الیکٹرانک پرنٹ میڈیا کے صحافی برادری بشمول پاکستان کے قومی اخبارات کے مدیران اور مالکان یہ احساس کیوں نہیں کرتے کہ پاکستان کی غالب اکثریت دیہات و قصبات میں رہتی ہے اور ابھی تک بفضلہ تعالیٰ مشرقی اقدار کی دلدادہ ہے۔ ابھی تک وہ اتنی ماڈرن اور فیشن کی دلدادہ نہیں ہوئی کہ اپنے والدین کی موجودگی میں کسی قومی اخبار کا صفحہ دو کھول کر اپنے والد یا والدہ کو یہ کہے کہ دیکھئے یہ کتنا خوبصورت ہے' پاکستان کے قیام سے چند برس بعد تک قومی اخبارات میں عورتوں کی ہیجان انگیز و اخلاق باختہ تصویریں چھپنا شجر ممنوعہ تھا' لیکن لادین و دہریت اور مغرب پسند تحریکوں کی شبانہ روز اور بدترین محنت و کوشش کے نتیجہ میں عورت مکمل طور پر جنس تجارت شو پیس اور جنس بازار بن کر رہ گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک سوئی تک فروخت کرنے کے لئے بھی اشتہار میں عورت کی موجودگی بطور شو پیس ماڈل گرلز لازمی ٹھہری۔ پاکستانی صحافت اور اسلامی اقتدار کے پیش نظر اپنا قومی اور ملی فریضہ ادا کرتے ہوئے اس رجحان کی حوصلہ شکنی کر سکتا ہے' لیکن صحافت جو آغاز میں ایک مشن تھی۔ اب مستقبل کاروبار اور صنعت بن چکی ہے' جس نے نہ صرف بے حیائی کی حوصلہ افزائی کی بلکہ اسے صحافتی کاروبار کے فروغ کا ذریعہ بنالیا ہے۔ جس نے صحافیوں کی ایک نئی جنس (کلچرل رپورٹر) شوبز رپورٹر کو جنم دیا ہے۔ ابتداً ڈرتے ڈرتے چند ایک اخبارات نے کی تھی' لیکن اب اس حمام میں سبھی ننگے ہیں۔ اور اس میں ہر ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں مصروف ہے۔ اس پر میرا شعر بھی پڑھ لیجئے:

واہ اے صحافی' پاکیزہ سحر کیا کہنا
یہ تحریر و فرائض بے تجابانہ کیا کہنا

قوم کی رسوائی کے لئے یہ سوز جگر
ایک ہی دھن میں ہوئی عمر بسر کیا کہنا

میں پاکستان کی صحافتی برادری سے دست بستہ گزارش کرتا ہوں اور انتہائی معذرت کے ساتھ کرتا ہوں کہ جن کی تصاویر آپ روزانہ چھاپتے ہیں۔ یہ بھی کسی قوم کی مائیں' بہنیں اور بیٹیاں ہیں۔ اس قوم میں آپ کی ماں' آپ کی بہن' آپ کی بیوی اور آپ کی بیٹی بھی شامل ہے۔ جس جذبے سے اپنے قارئین کو اپنے گھر کا دیدار بھی تو کرادیجئے۔ یقیناً اخبار کی اشاعت بڑھ جائے گی۔ اخبار زیادہ مقبول ہوگا اور اگر یہ ممکن نہیں اور یقیناً ممکن نہیں ہوگا۔ تو بے ہودگی اور بے حیائی کا یہ سلسلہ خدارا بند کیجئے یہ صحافت کا تقاضا بھی ہے اور "قوم کا مطالبہ بھی۔"

دین و شریعت کا حکم بھی ہے اور اخلاقیات کا درس بھی قرآن حکیم احوال دیتا ہے:

"رب العالمین کا فرمان عالیشان ہے کہ جب تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو تحقیق کرلیا کرو تاکہ تمہیں اپنے کیے پر ندامت نہ اٹھانی پڑے لیکن یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے جو اخبار جتنے مبالغے کے ساتھ کوئی خبر شائع کرے وہ فخر سے اپنی کارکردگی شمار کرے گا اور اس کے ذریعے اخبار کی سرکولیشن بڑھانے کی کوشش کرے گا کہاں کی تحقیق؟ کہاں کی ندامت۔"

قرآن حکیم وعید سناتا ہے:

"رب ذوالجلال ارشاد فرماتے ہیں (مفہوم) جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں' اللہ انہیں دنیا و آخرت میں ذلت آمیز عذاب میں مبتلا کریں گے۔ اللہ جانتے ہیں تم نہیں جانتے کہ وہ عذاب کس قدر خطرناک اور توہین آمیز ہوگا۔"

لیکن یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور ہے' جب تک ٹائٹل پر کسی بے پردہ عورت کی نیم عریاں ہیجان انگیز و اخلاق باختہ تصویر مختلف پوز کے ساتھ شائع نہ کی جائے۔ اخبار یا میگزین نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اخبار جتنا عریاں تصاویر سے بھرپور ہوگا لوگ اسی قدر وافر مقدار میں خرید لیں گے'

گوہر شاہی کی کتاب چھاپنے والے پریس پر چھاپہ

کتاب پر مقام اجرا آئیر لینڈ لکھا ہے، حیدر آباد میں چھپائی جاری تھی، صفحات برآمد ۱۶ افراد گرفتار

حیدر آباد (نمائندہ خصوصی) توہین رسالت اور توہین قرآن پاک کے جرم میں عمر قید کی سزا پانے والے مفرور مجرم اور انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کی کتاب "دین الٰہی" غیر قانونی طور پر چھاپنے والے پریس پر ٹنی پیر پولیس کا چھاپہ، ہزاروں کی تعداد میں کتاب کے چھپے ہوئے صفحات برآمد ۱۶ ملازمین گرفتار کر لئے گئے جبکہ پریس کے مالک محمد عابد کی تلاش جاری ہے۔ زیر طباعت کتاب پر ناشر کا پتہ ایرلینڈ لکھا گیا ہے۔ یہ اطلاع ملنے پر کہ ٹنی پیر فردوس کالونی میں بشیر آئل مل گلی میں واقع ایک خفیہ پریس پر توہین رسالت اور توہین قرآن کے مجرم ریاض احمد گوہر شاہی کی کتابیں اور لٹریچر غیر قانونی طور پر چھپ رہا ہے، علماء کرام نے ٹنی پیر پولیس تھانے کے ایس ایچ او آغا عبدالمجید کو اطلاع دی جن کی ہدایت پر سب انسپکٹر محمد شفیق راجپوت کی سرکردگی میں ہفتے کے روز صبح ۱۰ بجے پولیس کی ایک ٹیم نے اچانک پریس پر چھاپہ مارا اور ۱۶ افراد کو پریس کے اندر کام کرتے ہوئے موقع پر گرفتار کر لیا۔ "دین الٰہی" کے نام سے گوہر شاہی کی تازہ کتاب کی یہاں ۵۰ ہزار سے زائد کاپیاں چھاپی جا رہی تھیں پولیس نے ہزاروں کی تعداد میں کتاب کے چھپے ہوئے صفحات، تیار پلیٹیں اور دیگر لوازمات کو بھی اپنی تحویل میں لے لیا اس کتاب پر آئیر لینڈ کے ناشر اور پریس کا نام چھپ رہا تھا تاکہ ثابت کیا جا سکے کہ یہ کتاب پاکستان میں نہیں آئیر لینڈ سے شائع ہوئی ہے۔ چھاپے کے موقع پر علماء کرام اور علاقے کے معززین کی بڑی تعداد بھی موجود تھی جن میں تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر علامہ احمد میاں حمادی، مولانا شبیر احمد خان، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا ڈاکٹر عبدالسلام قریشی، مولانا فاروق آزاد، مولانا سعید احمد جدون، قاری مشتاق، محمد راشد چوہان، مشتاق احمد فاروقی بھی شامل تھے۔ اس گلی میں رہنے والوں نے بتایا کہ انہیں علم ہی نہیں تھا یہاں کوئی پریس بھی موجود تھا، کیونکہ بظاہر پریس گودام نظر آتا تھا۔ گودام نما دو بہت بڑے ہال ایک دوسرے سے چند گز کے فاصلے پر تھے اور ان میں جدید ترین کلر آفسٹ پرنٹنگ مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ حیدر آباد میں شاید ہی کوئی اتنا بڑا اور جدید پریس موجود ہو۔ گوہر شاہی کی کتاب "دین الٰہی" اعلیٰ قسم کے آفسٹ پیپر پر یہاں چھپ رہی تھی۔ پریس پر کام کرنے والے کچھ ملازمین نے بتایا کہ وہ ۱۵ سال سے پریس پر کام کر رہے تھے اور اس پریس کا مالک لطیف آباد نمبر ۱۰ کا رہنے والا محمد عابد ولد حاجی عبدالرشید خانزادہ ہے اور پریس پر کام کرانے کے لئے محمد قاسم نامی شخص آتا تھا۔ پریٹ آباد کے نوجوان عدنان نے بتایا کہ قاسم نے ہی اسے چار روز پہلے اس پریس میں ملازمت دلائی تھی۔ پریس کے انچارج کی حیثیت سے کام کرنے والے محمد اسمٰعیل ولد محمد یٰسین ملک کو بھی پولیس نے گرفتار کیا ہے جو کہ پریٹ آباد مدینہ کپڑا مارکیٹ حیدر آباد کا رہنے والا ہے، پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

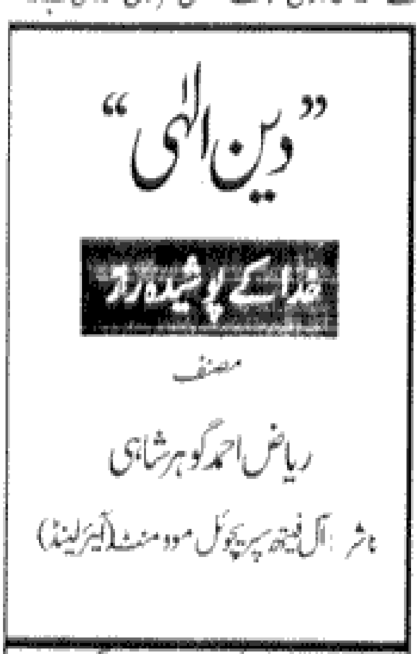

کتاب "دین الٰہی" کے صفحہ ۲ کا عکس

پریس کے مالک کی تلاش، مختلف مقامات پر چھاپے

۵۰ ہزار صفحات پر مشتمل کتاب "دین الٰہی" کی طباعت ۷ اروز سے جاری تھی

حیدر آباد (نمائندہ خصوصی) ٹنی پیر پولیس نے فردوس کالونی کے خفیہ پریس کے مالک محمد عابد خانزادہ اور اس پریس پر توہین رسالت کے مجرم ریاض احمد گوہر شاہی کی کتاب "دین الٰہی" چھپوانے والے محمد قاسم کی تلاش میں آج کھوکھر محلہ، چھوٹکی گھٹی اور لطیف آباد میں کئی مقامات پر چھاپے مارے، گوہر شاہی کی کتاب غیر قانونی طور پر شائع کرنے والے پریس پر ہفتے کی صبح چھاپے کے دوران ٹنی پیر پولیس نے پریس کے اندر کام کرتے ہوئے جن ۱۶ افراد کو گرفتار کیا ہے، ان کے نام یہ ہیں پریس کا انچارج محمد اسمٰعیل ولد محمد یٰسین، ملک پریٹ آباد نزد مدینہ کپڑا مارکیٹ، عدنان شیخ ولد

خلیل احمد شیخ، شیخ بھرکیو ضلع حیدرآباد، سید رفعت علی ولد سید وجاہت علی لطیف آباد نمبر ۵، محمد ناصر ولد عبدالحفیظ قریشی آفندی ٹاؤن، فیضان مدینہ، محمد عامر ولد اللہ بخش لیاقت کالونی گراؤنڈ، ارشد علی ولد محمد یعقوب ماچھی قاسم آباد نسیم پیلس، سید راشد اقبال ولد اقبال احمد بصیر آباد منکونہ پارک، محمد سلیم ولد محمد صدیق پریٹ آباد نزد وزیر الدین ہوٹل، اللہ جیایو ولد محمد عارف برہانی نگر آغا خان ہسپتال، نظام الدین ولد منشی رضا شیخ نو آباد گلی، محمد شفیق ولد صدیق احمد آرائیں پھلیلی تھانہ، محمد عدنان ولد قاضی محمد سلیم، محمد الیاس ولد محمد اسمٰعیل آرائیں ٹنڈو آدم، محمد حسین ولد اختر حسین لیاقت کالونی ۸ ۳ اور طاہر ان میں شامل ہیں۔ گرفتار ملازمین نے بتایا کہ ۷ دن سے گوہر شاہی کی کتاب کی چھپائی کا کام جاری تھا اور ۵۰ ہزار کی تعداد میں کتاب چھاپی جارہی تھی، جن میں سے بڑا حصہ چھپ کر جلد بندی کے لئے بھیجا جاچکا ہے۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ چھپے ہوئے اوراق منتقل کرنے کے لئے سوزوکی نمبر U255 استعمال کی جارہی تھی۔ راجپوت پریس کا مالک محمد عابد ولد حاجی عبدالرشید خانزادہ لطیف آباد نمبر ۱۰ میں رہائش پذیر ہے اور ایک پولیس افسر کا قریبی رشتہ دار ہے تاہم اس پولیس افسر کا اس کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں۔ ایس ایچ او ٹنی پیر آغا عبدالمجید کی سرکردگی میں پریس کے مالک اور دیگر ملزموں کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جارہے ہیں۔

گوہر شاہی کی دھوکہ دہی کی کوشش ناکام

حیدرآباد (نمائندہ خصوصی) توہین رسالت کے مفرور مجرم ریاض احمد گوہر شاہی کی کتاب "دین الٰہی" کی ۵۰ ہزار کاپیاں فردوس کالونی حیدرآباد کے ایک پریس پر پولیس کے چھاپے کے دوران چھپتے ہوئے ہفتے کے روز پکڑی گئیں، لیکن اس کتاب پر ناشر کا نام آل فیتھ اسپریچول موومنٹ (زاہد گلزار، سبھاش شرما) تعاون آرائے جی ایس انٹرنیشنل برطانیہ اور امریکن صوفی انسٹیٹیوٹ امریکہ، مقام اشاعت ورجینیا، امریکہ۔ مقام اجرا ۵۸ ناک موئل ڈرائیو، انٹرم HEBT41 ناردرن آئرلینڈ اور پرنٹرز کا نام 1333-E شیپوڈ ڈرائیو اسٹرلنگ ورجینیا 20161 ریاست ہائے متحدہ امریکہ لکھا ہوا ہے۔ اس طرح گوہر شاہی اور اس کے معتقدین نے اپنی دولت کے بل بوتے پر جعلسازی اور دھوکہ دہی کے ذریعے قانون کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی حسب روایت کوشش کی ہے گوہر شاہی کا اسلام کے خلاف اور خرافات پر مبنی تمام لٹریچر پاکستان میں خصوصاً حیدرآباد اور کوٹری میں ہی چھپتا ہے لیکن اس پر پریس اور ناشر کے پتے جعلی لکھ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہ غیر ملکی غیر مسلموں نے شائع کیا ہے اس بار یہ کوشش ناکام بنادی گئی۔

ریاض احمد گوہر شاہی کا توہین رسالت، توہین قرآن اور شعائر اسلام کی توہین پر مبنی لٹریچر عام طور پر پاکستان خصوصاً حیدرآباد میں ہی خفیہ طور پر چھاپا جاتا ہے۔ دو سال پہلے ریاض احمد گوہر شاہی کی سالگرہ پر ایک اسٹیکر بھی شائع ہوا تھا جس میں چاند، سورج، حجر اسود وغیرہ میں گوہر شاہی کی تصاویر دکھائی گئی تھیں اور درمیان میں لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھ کر کلمہ طیبہ میں تحریف کی گئی تھی لیکن اس سنگین مجرمانہ فعل کو چھپانے کے لئے اس پر آرائے جی ایس کے الفاظ لکھے گئے تھے اور اعتراض کرنے پر گوہر شاہی اور اس کے مریدوں نے یہ مؤقف اختیار کیا تھا کہ یہ اسٹیکر پاکستان کے باہر گوہر شاہی کے عیسائی معتقدین نے چھاپا ہے حالانکہ توہین رسالت پر مبنی یہ اسٹیکر بھی حیدرآباد سے چھپوایا گیا تھا ہفتے کے روز "دین الٰہی" خدا کے پوشیدہ راز نامی گوہر شاہی کی

گوہر شاہی کا توہین اسلام لٹریچر حیدر آباد میں چھپتا ہے

پہلے بھی ایک اسٹیکر چھاپہ جاچکا ہے، دھوکے کیلئے غیر ملکی پرنٹر کا نام لکھتے ہیں

حیدرآباد (نمائندہ خصوصی) ٹنی پیر پولیس حیدرآباد نے فردوس کالونی میں چھاپہ مار کر ایک خفیہ پریس سے توہین رسالت کے مجرم ریاض احمد گوہر شاہی کی کتاب "دین الٰہی" کے ہزاروں صفحات اپنے قبضے میں لے لئے، جن پر ناشر کا پتہ آئرلینڈ لکھا ہوا ہے، انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ

کتاب کا جو مواد فردوس کالونی کے خفیہ پریس سے پکڑا گیا ہے اس پر ناشر کا نام آل فیتھ سپریچول موومنٹ (آئرلینڈ) لکھا گیا ہے تاکہ جعلسازی کے ذریعے یہ بتایا جاسکے کہ یہ کتاب بھی پاکستان سے باہر آئرلینڈ سے شائع ہوئی ہے۔

☆☆..........☆☆

توہین رسالت قانون میں تبدیلی جنرل مشرف کو مہنگی پڑے گی

قانونِ رسالت میں تبدیلی سے ایک دوسرے کے قتل کا دروازہ کھل جائے گا

اسلامی دفعات اور قادیانیوں سے متعلق ترامیم کی معطلی کے نتائج سامنے آنے لگے

۸/ مئی کو مذہبی جماعتوں کے اجلاس میں تحریک کا لائحہ عمل طے کریں گے

مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مفتی نظام الدین شامزئی کے مذمتی بیانات

ملتان (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا خواجہ خان محمد' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مفتی محمد جمیل خان' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا بشیر احمد' مولانا خدا بخش' مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا اشرف کھوکھر' مولانا محمد علی صدیقی' جمعیت علماء اسلام کے قائدین مولانا فضل الرحمٰن' مولانا محمد عبداللہ' مولانا گل نصیب' مولانا محمد خان شیرانی' مولانا عبدالغفور حیدری' حافظ حسین احمد' ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا عبدالصمد ہالیجوی' جامعہ بنوری ٹاؤن کے ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا سلمان بنوری' مولانا مسعود اظہر نے ایک مشترکہ بیان میں جنرل پرویز مشرف کے اس بیان کی مذمت کی ہے کہ ۲۹۵ سی کے تحت مقدمہ درج کرنے کے لئے ڈی سی کی اجازت ضروری ہوگی۔ ان علماء کرام نے کہا کہ جنرل پرویز مشرف نے امریکہ یا مغرب کو خوش کرنے کے لئے توہین رسالت میں تبدیلی کی کوشش کی تو یہ ان کو بہت مہنگی پڑے گی اس کوشش کے نتیجے میں بے نظیر اور نواز شریف ایک ایک مرتبہ مسلمانوں کے غیض و غضب کا شکار ہو کر اقتدار سے الگ ہو چکے ہیں' کیونکہ پاکستان کے مسلمان عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس قانون میں تبدیلی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ جنرل مشرف مغرب کی خوشنودی کے لئے اللہ تعالیٰ' اس کے رسول اور مسلمانوں کی ناراضگی مول لے کر اپنے اقتدار کو خطرہ میں نہ ڈالیں۔ توہین رسالت قانون کی تبدیلی سے ایک دوسرے کے قتل کا دروازہ کھل جائے گا اور توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والوں کو مسلمان خود ہی صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے۔ جس کی وجہ سے ملک میں زیادہ انتشار ہوگا' اس قانون سے خود اقلیتوں کو تحفظ حاصل ہوتا ہے' ان علماء کرام نے کہا کہ آئین پاکستان میں اسلامی دفعات اور قادیانیوں سے متعلق ترامیم کی معطلی کے نتائج سامنے آنے لگے ہیں' اسی وجہ سے علماء کرام مطالبہ کرتے رہے ہیں' ان دفعات کی معطلی [illegible] کے عبوری آئین میں اس کو شامل کیا جائے' مگر اس کو شامل کرنے کی بجائے توہین رسالت قانون میں تبدیلی کی بات کی جانے لگی۔ جس کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ۸/ مئی کو تمام بڑی مذہبی جماعتوں کا اجلاس طلب کیا گیا ہے' جس میں اسلامی دفعات اور قادیانیت سے متعلق ترامیم کی بحالی اور جنرل مشرف کے موجودہ بیان اور اقدام پر غور کر کے لائحہ عمل طے کیا جائے گا اور توہین رسالت قانون کے تحت قادیانیت سے متعلق ترامیم اسلامی دفعات کو آئین میں شامل کرنے کے لئے تحریک کا آغاز کیا جائے گا۔

حکومت نے ناموس رسالت کے تحفظ کے قانون کو ڈی سی کی منظوری کے ساتھ مشروط کیا تو

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکوں کی طرح تحریک چلائے گی (مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

گوجرانوالہ (فقیر اللہ اختر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے گکھڑ منڈی میں جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر سے ملاقات کی اور حکومت کی طرف سے گستاخ رسول کے قانون میں تبدیلی کے بیانات کے مضمرات پر غور کیا گیا۔ دونوں بزرگوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اگر حکومت نے ناموس رسالت کے تحفظ کے قانون کو ڈی سی کی منظوری کے ساتھ مشروط کیا تو یہ قانون غیر مؤثر ہو جائے گا اور حکومت کو اس تبدیلی کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکوں کی طرح تحریک چلائے گی۔ اس صورت میں یا تو حکومت کو یہ فیصلہ واپس لینا ہوگا یا اس کے اقتدار کا خاتمہ ہوگا۔ اس ملک میں عظمت رسالت کے خلاف اقدام کرنے والی حکومت برسر اقتدار نہیں رہ سکتی۔ ان علماء کرام نے حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ ہوش کے ناخن لے اور

ملک کو سیکولر بنانے کے بجائے اس کی اسلامی حیثیت بحال کرے اور قادیانیوں سے ترامیم کو عبوری آئین کا پابند بنایا جائے، دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں مقامی عہدیداروں سے خطاب کرتے ہوئے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے کہا کہ بنیادی حقوق کی کانفرنس کے بعد حکومت کے رویہ میں جو تبدیلی آئی ہے وہ مسلمانان پاکستان کے لئے اضطراب اور تشویش کا باعث ہے۔ ایک طرف وزارت داخلہ توہین رسالت کے مقدمات کی فہرست طلب کر رہی ہے تو دوسری طرف قادیانیوں اور مسیحیوں کے نیشنلائزڈ تعلیمی ادارے انہیں واپس کرنے کے اقدامات کئے جارہے ہیں، جس کی وجہ سے اندیشہ ہے کہ یہ تعلیمی ادارے کفر وارتداد کی تعلیم کے گڑھ بن جائیں گے اور پاکستان میں انڈونیشیا اور بنگلہ دیش جیسے حالات پیدا کر کے ملک کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس لئے اس حکم کو فوری طور پر واپس لیا جائے بصورت دیگر علمأ کرام اس کی بھرپور مزاحمت کریں گے۔

قبل ازیں شہداء فاؤنڈیشن کے دفتر کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا محمد طیب لدھیانوی، مولانا عبدالغفور، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، قاری محمد زبیر، مفتی خالد محمود، مولانا عزیز الرحمن ثانی نے کہا کہ جہاد میں شہید ہونے والے مسلمانوں کے محسن ہیں اور ان کی اہل خانہ کی کفالت و حفاظت مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بہت زیادہ تلقین فرمائی ہے، اس لئے شہداء فاؤنڈیشن نے شہداء کی کفالت کی اسکیم شروع کی ہے۔ اس سے جہاد میں حصہ لینے والے مسلمانوں کی حوصلہ افزائی ہوگی اور مسلمانوں میں جذبہ جہاد زیادہ ہوگا۔

وزارت داخلہ کی طرف سے قادیانیوں کو نوازنے کیلئے ان پر "مظالم" کی رپورٹ حاصل کی جارہی ہے

حکومت انسانی حقوق کے ساتھ ساتھ اسلامی حقوق کی بحالی پر بھی توجہ دے

توہین رسالت کا قانون اسلامی حقوق کا حصہ ہے اور اس میں ترمیم ناقابل برداشت ہے

انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ پر قادیانیوں کے اینٹی پاکستان پروپیگنڈہ کا توڑ کیا جائے

(علما کا اجلاس سے خطاب)

کراچی (پ ر) اقلیتوں خصوصاً قادیانیوں کو ہراساں کرنے کی رپورٹ طلب کرنا قادیانیوں اور دیگر غیر مسلم اقلیتوں کو نوازنے کی سازش کا ایک حصہ معلوم ہوتا ہے۔ قادیانیوں کے خلاف مقدمات ان کی جانب سے پاکستان کے آئین اور قانون کی توہین اور تذلیل کے جرم میں قائم کئے گئے ہیں، اس میں کسی قسم کی بدنیتی اور اقلیتوں کو دبانے اور کچلنے کا عمل دخل نہیں ہے۔ حکومت نے عالمی سطح پر، خارجی سطح پر، ذرائع ابلاغ خصوصاً انٹرنیٹ پر قادیانیوں کی جانب سے پاکستان کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ اور اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والا ملک ثابت کرنے کی طرف سے آنکھیں بند کرلی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد، مرکزی نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی، جنرل سیکریٹری مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، صاحبزادہ طارق محمود ایڈووکیٹ، مولانا احمد میاں حمادی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا محمد اشرف کھوکھر، محمد انور رانا، جامعہ علوم اسلامیہ کے ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مفتی نظام الدین شامزئی، جمعیت علمأ اسلام مولانا عبدالکریم عابد، قاری شیر افضل، مولانا عبدالغفور قاسمی، مولانا غلام محمد سومرو، قاری محمد عثمان، مدرسہ مفتاح العلوم کے ڈاکٹر عبدالسلام، مفتی شمس الدین، ڈاکٹر سیف الرحمن آرائیں نے ایک اجلاس میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اسلام اور ملک کے غدار ہیں اس کی واضح مثال یہ ہے کہ قادیانیوں نے آئین اور الیکشن کا بائیکاٹ کیا ہے اور الیکشن میں حصہ لینے والے قادیانیوں کو اپنی جماعت سے خارج کردیا ہے، ووٹر لسٹوں میں اپنے ناموں کو درج نہیں کروایا۔ انہوں نے کہا کہ ذرائع ابلاغ خصوصاً انٹرنیٹ پر قادیانیوں نے اپنی ویب سائٹ پر پاکستان کو دہشت گرد اور انتہا پسند ملک ثابت کیا ہے اور پاکستان میں اپنے اوپر ہونے والے فرضی مظالم کی منظر کشی اس طرح کی ہے کہ اس کے ذریعہ ساری دنیا میں پاکستان کا امیج انسانی حقوق کے حوالے سے متاثر ہورہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کے قانون کو آج تک کسی مظلوم اقلیتی فرد کے خلاف استعمال نہیں کیا گیا اور نہ ہی آج تک اس کے ذریعہ کسی کو سزا دیئے جانے کی مثال پیش کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا امیج عوام میں اسلامی حقوق کے حوالے سے گر تا جارہا ہے اور ملک کو سیکولر اسٹیٹ بنانے، قادیانیوں کو نوازنے، توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کرنے، مسلمانوں کو دبانے، مدارس کو دھمکیانے اور دہشت گردی کے اڈے قرار دینے کے نتائج انتہائی سنگین برآمد ہوں گے۔

●●

حکومت پاکستان قانون تحفظ ناموس رسالت (ﷺ) کے ضمن میں ڈی سی انکوائری کے غیر اسلامی و غیر قانونی اعلان کو واپس لے

(حضرت مولانا خواجہ خان محمد امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

ملتان (پ ر) توہین رسالت قانون کے پروسیجر کو تبدیل کرنے کے حکومتی اعلان پر آج ہنگامی طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس منعقد ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حکومتی اعلان کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ایف آئی آر درج کرانے کے لئے ڈی سی کی انکوائری کی شرط نافذ کر کے عملاً قانون کو معطل کر کے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کا ارتکاب کیا ہے۔ جونیجو' بے نظیر اور نواز شریف حکومتوں کے دور میں اس قانون کو تبدیل کرنے کے امریکی حکم کو پورا نہ کیا جا سکا' وہ موجودہ حکومت نے پورا کر دیا ہے۔ یہ بہت بڑی خطرناک زیادتی ہے۔ غیر مسلموں کو لائسنس دیا گیا کہ وہ جب چاہیں نبوت و رسالت کی توہین کا ارتکاب کریں۔ ان کے خلاف عملاً کوئی کارروائی نہ ہو گی۔ حکومت نے یہ اعلان کر کے اہل اسلام کے ایمان و عقیدہ کی مرکزیت پر کلہاڑا چلایا ہے۔ ملک میں دیگر کسی جرم کے خلاف ایف آئی آر درج کرانے کے لئے ڈی سی کی انکوائری لازمی نہیں۔ تو اس قانون تحفظ ناموس رسالت سے یہ امتیازی سلوک کیوں؟

اگر ڈی سی نے انکوائری کرنی ہے تو پھر عدالتوں کا اس قانون کے ضمن میں کیا کام باقی رہ جاتا ہے۔ جہاں تک اس قانون کے غلط استعمال کا تعلق ہے اس کا ایک طریقہ کار موجود ہے کہ اگر کوئی جھوٹی ایف آئی آر درج کرائے تو وہ سزا کا مستحق ہے۔ عام روٹین سے ہٹ کر اس ایمان و یقین سے متعلق قانون کے لئے پیشگی شرائط نافذ کرنی یہ غیر مسلموں اور این جی اوز کی غلامی کے مترادف ہے۔ حکومت غیر ملکی آقاؤں کی آشیرباد حاصل کرنے کے لئے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کا ارتکاب کر رہی ہے۔ ایسی غلط اور بے دین سوچ کے نتیجہ میں ملک میں افراتفری' بے روزگاری' بے چینی کے نحوست کے سائے منڈلا رہے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ فوری طور پر اس غیر اسلامی و غیر شرعی اعلان کو واپس لے۔

فرد واحد دینی اقدار کو برباد کرنے کے لئے جو چاہے قانون میں تبدیلی کرے یہ پاکستانی قوم کی بدنصیبی ہے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے اعلان فرمایا کہ منبر و محراب سے اس کے خلاف صدا بلند کی جائے گی۔ تمام دینی جماعتوں کا فوری اجلاس طلب کر کے اس کے مضمرات سے ملک کو بچانے کی کوشش کی جائے گی۔ عدالتی سطح پر اس غیر شرعی اعلان کو چیلنج کیا جائے گا اور ملک عزیز کے اسلامی تشخص کو برباد کرنے کی کسی این جی اوز کی کارروائی کی ہر اسٹیج پر مزاحمت کی جائے گی۔

بقیہ: حکمت عملی

میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلواؤں گا' جو شخص یہ حلف نہ دے اسے ہرگز کامیاب نہ ہونے دیں' اب وقت ہے سنبھل جاؤ اس بچھو کو جو انگلی سے چمٹا ہوا کاٹ دو ایک عورت کے بچہ پیدا ہوا' اس کی چھ انگلیاں ہیں' اب چھٹی کو کاٹا جائے گا کہ نہیں (نہیں' نہیں کی آوازیں) کہ یہ ماں کے پیٹ سے آئی ہے' اگر کسی بچے کے بچھو چمٹ جائے اسے کاٹو گے کہ نہیں ؟ کاٹو گے تو پھر دیوبندی بھی اسلام کے پیٹ سے ہیں بریلوی ان کو مت کاٹو' بریلوی بھی اسلام کے پیٹ سے ہیں انہیں مت کاٹو ہاں یہ مرزائی بچھو کی طرح امت کو چمٹے ہوئے ہیں' ان کو کاٹو' انگلی کو کاٹو گے تو نقصان اور بچھو نہ کاٹو گے تو نقصان! سمجھو۔

ایک دفعہ ایک بکری اور اونٹ دونوں نے اکٹھے چارہ کھانا شروع کیا' بکری نے سوچا' چارہ تو سارا اونٹ کھا جائے گا۔ فوراً سوچا اور پوچھا کہ ماموں جان! آپ کب پیدا ہوئے' اونٹ نے ڈیڑھ فرلانگ گردن اوپر کی طرف کی اور کہا کہ پچھلے سے پچھلے سال پیدا ہوا تھا۔ پھر گردن نیچے لے آکر گھاس لیا اور پھر سوال کرنے کا شوق ہوا گردن اوپر کو لے جا کر کہتا ہے کہ بھانجی تو کب پیدا ہوئی' چارہ بھی کھاتی جاتی اور جواب بھی دیتی جاتی کہ پچھلے سے پچھلے سال کے بعد ہوئی دیکھو اونٹ طاقتور تھا' بکری نچری تھی اونٹ کا حق سارا لیا۔

مسلمانو! تم طاقتور ہو مرزائی نچرے تمہارے حق مارے جا رہے ہیں' ان سے اپنا حق واپس کرو اور ان کو اقلیت قرار دلوا کر اطمینان کا سانس لو۔ (اکابرین کی بیش بہا قربانیاں رنگ لائیں اور ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو قوم کے نمائندوں نے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ فالحمدللہ علی ذالک مرتب)

دنیابھر کے مناظرین ومبلغین اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری

قادیانی شبہات کے جوابات

مسئلہ ختم نبوت' رفع ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور کذب مرزا پر امت محمدیہ ﷺ کے علماء واہل قلم نے گرانقدر کتب تحریر فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے حکم کی تعمیل میں ان رشحات قلم اور بکھرے ہوئے موتیوں کی آب دار مالا تیار کر دی گئی ہے۔ اس نئی ترتیب میں جدید وقدیم قادیانی اعتراضات کے جامع ومانع مسکت دندان شکن جوابات جمع کر دیئے گئے ہیں۔

خصوصیات

الف...... عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن وسنت اور اجماع امت کے دلائل ہیں۔

ب...... مسیلمہ کذاب سے قادیانی کذاب تک تمام بے دین وبددین افراد وجماعتوں کے جملہ اعتراضات کے جوابات میں مناظرین اسلام نے جو کچھ ارشاد فرمایا سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔

ج...... مناظر اسلام حجۃ اللہ علی الارض حضرت مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان استاذ المناظرین مولانا محمد حیاتؒ کی عمر بھر کی ریاضت وفتنہ قادیانیت سے متعلق ان کی علمی محنت کو انہی کی نوٹ بکوں کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔

د...... پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ' مولانا سید محمد علی مونگیریؒ' مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ' مولانا محمد چراغؒ' مولانا محمد سلیم دیوبندیؒ' مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ' مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ' مولانا عبداللہ معمارؒ نے قادیانی شبہات کے جوابات میں جو کچھ فرمایا وہ سب اس کتاب میں سمو دیا گیا ہے۔

ھ...... مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے دوران تعلیم مولانا بشیر احمد فاضل پوری اور مولانا اللہ وسایا نے جو کچھ تحریری طور پر محفوظ کیا' اسی طرح مناظر اسلام فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا خدا بخش' مولانا جمال اللہ الحسینیؒ' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور دیگر حضرات نے جو کچھ پڑھا' مطبوعہ یا مخطوط جو بھی میسر آیا موقعہ بموقعہ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

الحمد للہ! اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے یہ ایک ایسی دستاویز تیار ہو گئی ہے جسے قادیانی شبہات کے جوابات کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے شائع ہو گیا ہے۔ قیمت ۶۰ روپے بذریعہ ڈاک ۸۰ روپے وی پی نہ ہو گی۔

نوٹ: پہلے اس کا نام "ختم نبوت پاکٹ بک" تجویز ہوا تھا مگر اب "قادیانی شبہات کے جوابات" نام رکھا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ: ناظم دفتر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان' فون: 514122